سرکاری رپورٹ

ساتواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کاروائی اجلاس

منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	سوالات اور انکے جوابات	۲
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۱۲
۴	صوبائی زکواۃ فنڈ کی آڈٹ رپورٹوں بابت سال ۱۹۸۰-۸۱ - ۱۹۸۱-۸۲ / ۱۹۸۲ ۸۵ اور ۱۹۸۵ء ۸۶ کا ایوان میں پیش کیا جانا	۱۳
۵	بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (تیسرا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء (مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۶ء) مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا۔	۱۴
۶	صوبہ میں ہونے والی ترقیات کے بارے میں وزیر اعلیٰ کی ایوان میں تقریر۔ اور	۱۶
۷	ترقیاتی پروگرام کے سلسلہ میں صوبائی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات کا ایوان میں پیش کیا جانے والا جائزہ۔	۳۳
۸	گورنر بلوچستان کا حکم	ضمیمہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر : ———— مسٹر محمد سرور خان کاکڑ
۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر : ———— آغا عبد الظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سیکرٹری ———— مسٹر اختر حسین خان

معزز اراکین کی فہرست جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسز فضیلہ عالیانی
۲۔ مس آغا پری گل (وزیر تعلیم)
۳۔ مسٹر آبادان فریدون آبادان (مشیر)
۴۔ میر عبدالغفور بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۵۔ میر عبدالمجید بزنجو (" ")
۶۔ میر عبدالنبی جمالی (وزیر مال)
۷۔ آغا عبدالظاہر
۸۔ سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر بلدیات)
۹۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۱۰۔ مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل
۱۱۔ سردار بہادر خان بنگلزئی (وزیر خوراک)
۱۲۔ مسٹر بشیر مسیح (پارلیمانی سیکرٹری)

ب

۱۳- سید داد کریم

۱۴- سردار دینار خان کرد

۱۵- حاجی عبید محمد نوتیزئی

۱۶- میر فتح علی عمرانی

۱۷- حاجی ظریف خان مندوخیل (پارلیمانی سیکرٹری)

۱۸- میر ذوالفقار علی مگسی (مشیر)

۱۹- سردار نثار علی (پارلیمانی سیکرٹری)

۲۰- جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)

۲۱- ملک گل زمان خان کاسی (مشیر)

۲۲- میر ہمایوں خان مری (وزیر خزانہ)

۲۳- مسٹر اقبال احمد کھوسہ (پارلیمانی سیکرٹری)

۲۴- سردار خیر محمد خان ترین

۲۵- میر محمد علی رند

۲۶- ارباب محمد نواز خان کاسی (وزیر زراعت)

۲۷- مسٹر محمد صالح بھوتانی

۲۸- میر محمد نصیر مینگل (وزیر صنعت و حرفت)

۲۹- حاجی محمد شاہ مردان زئی

۳۰- سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر آبپاشی)

۳۱- ملک محمد یوسف پیر علیزئی

۳۲- مسٹر نصیر احمد خان باچا

۳۳- مسٹر ناصر علی بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)

۳۴- میر نور احمد خان مری (" ")

۳۵- میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)

۳۶- نواب تیمور شاہ جوگیزئی (وزیر صحت)

۳۷- پرنس یحییٰ جان

۳۸- سردار نواب خان ترین -

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا ساتواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز سہ شنبہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۶ء بوقت دس بجے صبح زیر صدارت مسٹر محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

قاری سید افتخار احمد کاظمی

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ٥

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

یاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ / وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ / عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ / قَدْ سَاَلَھَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِکُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِھَا کٰفِرِیْنَ ۔

صدق اللہ العظیم (پ ۷)

مومنوں ایسی چیزوں کے بارہ میں مت سوال کرو / کہ اگر اُن کی حقیقتیں تم پر ظاہر کر دی جائیں / تو تمہیں بری لگیں اور اگر قرآن کے نازل ہونے کے ایام میں / ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی / اب تو خدا نے ایسی باتوں کے پوچھنے سے درگذر فرمایا ہے / اور خدا بخشنے والا بردبار ہے / اس طرح کی باتیں تم سے پہلے لوگوں نے بھی پوچھی تھیں / مگر جب بتائی گئیں تو پھر اُن سے منحرف ہو گئے ۔

(وما علینا الا البلاغ)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر

اب وقفہ سوالات ہے پہلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

۲۶۸* میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ شہر کے بعض علاقے ہدہ، بروری، دیبہ اور کلی نیو پخاری میں پانی کی کافی قلت ہے جس سے ان علاقوں کے باشندوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان علاقوں میں پانی کی قلت کو دور کرنے کے لئے اقدامات کرے گی۔

وزیر بلدیات

شہر کے موجودہ ٹیوب ویلز جو کہ میونسپل کارپوریشن کے زیر نگرانی چل رہے ہیں شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے ناکافی ہیں۔ اس اہم ضرورت کے پیش نظر آبنوشی کا عظیم تر منصوبہ تیار کیا گیا جس کے لئے کویت فنڈ سے ۲۲ کروڑ روپے کی امداد فراہم کی گئی اس منصوبے کے تحت ۲۶ ٹیوب ویلز شہر کے شمال اور جنوب میں لگائے گئے ہیں اور شہر میں موزوں مقامات پر اوور ہیڈ ٹینک تعمیر کئے جا رہے ہیں اور تقسیم کے نظام کو بھی نئے پائپ لائنوں کے ذریعہ مربوط کر دیا جائے گا اس

منصوبہ کی تکمیل کے لیئے واسا کا ادارہ قائم کیا گیا ہے اس منصوبے کے تحت آئندہ بیس سال کی ضرورت کو مدنظر رکھا گیا ہے امید ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل پر شہر میں پانی کی قلت رفع ہو جائے گی ۔

مسٹر اسپیکر

اگلا سوال مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ صاحب کا ہے ۔

*۲۸۹۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے شہری حدود میں رہائشی/کمرشل پلاٹس کی الاٹمنٹ پر عائد پابندی اٹھالی ہے لیکن چیئرمین صاحبان کو الاٹمنٹ کے اختیارات اب تک منتقل نہیں کیئے گئے ،

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں ۔

وزیر بلدیات

یہ درست ہے کہ بلوچستان کابینہ نے اصولی طور پر شہری حدود میں رہائشی وکمرشل پلاٹس کی الاٹمنٹ پر سے پابندی اٹھانے کی منظوری/فیصلہ کیا ہے لیکن الاٹمنٹ سے متعلق مجوزہ قانون میں مطلوبہ ترامیم زیر غور ہیں ۔

مسٹر اقبال احمد کھوسہ

(ضمنی سوال) جناب والا ! کیا وزیر بلدیات بتانا پسند کریں گے کہ کب یہ ترامیم کر کے الاٹمنٹ جاری کر دیں گے کیونکہ لوگ ہمارے پاس آرہے ہیں کیا اس کے متعلق کچھ بتائیں گے

وزیر بلدیات

ترامیم کے کام کو جلد ہی مکمل کر لیا جائے گا اور اس کے منظوری جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے لی جائے گی بعد میں الاٹمنٹ کر دیں گے ۔

مسٹر اسپیکر

اگلا سوال

۳۴۳ ۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات نے ضلع زیارت کے علاقہ زندرہ میں سرکاری خرچ پر بیس عدد (گوبر گیس) بائیو گیس کے پلانٹ دیہی علاقوں میں لوگوں کو مفت لگا دیئے ہیں جبکہ یہ علاقہ موسمی لحاظ سے سرد ہے ۔ نیز یہ پلانٹ کن ترجیحی بنیادوں پر لگا دیئے گئے ہیں ۔ ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ بلدیات ضلع نصیر آباد کے دیہی علاقوں میں ایسے پلانٹ سرکاری خرچ پر لگانے کا انتظام کرے گی ۔ ضلع نصیر آباد موسمی لحاظ سے گرم بھی ہے اور مال مویشی کی بھی کثرت ہے گوبر گیس پلانٹ کامیاب رہیں گے

وزیر بلدیات

(الف) یہ درست ہے کہ زیارت میں بیس بائیو گیس پلانٹ آزمائشی طور پر ——————

برٹش فرٹیلائزرز لمیٹڈ کے تحت ۲ لاکھ روپے کی لاگت سے لگائے گئے تھے متعلقہ یونین کونسل نے علاقہ کے ان لوگوں کی فہرست تیار کی ہے ۔ جو رضاکارانہ طور پر اس تجربہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں ۔

(ب) جس طرح جزو (الف) میں بتایا گیا ہے کہ زیارت کی سکیم بیرونی امداد سے مکمل کی گئی تھی محکمہ بلدیات کوشش کرے گا کہ اگر ضلع نصیر آباد کے لئے بھی کوئی امداد میسر آئی تو اسکیم مرتب کرے گا دوسری صورت یہ ہے کہ ضلع نصیر آباد کے ایم پی اے حضرات اس اسکیم کے لئے فنڈز مختص کریں ۔

مسٹر اسپیکر اگلا سوال ۔

*۳۴۴۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

محکمہ بلدیات نے رواں مالی سال کے دوران ضلع نصیر آباد کیلئے کتنی رقم تعمیری اسکیمات کے لئے مختص کی ہے ان اسکیمات کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر بلدیات

علاوہ ممبران صوبائی اسمبلی نصیر آباد کی تجویز کردہ اسکیمات کے دیہی ترقیاتی پروگرام ۸۷-۱۹۸۶ء کے دوران نصیر آباد کے ضلع کونسل اور یونین کونسلوں کو ۲۸ لاکھ ۹۳ ہزار روپے فراہم کئے جا رہے ہیں جن سے وہ ممبران لوکل کونسلوں کی تجویز کردہ اسکیمات پر مشتمل سالانہ ترقیاتی پروگرام ترتیب دیں گے۔

اسی طرح شہری ترقیاتی پروگرام کے تحت نصیر آباد کی شہری کونسلوں کیلئے بھی رقم مہیا کی جا رہی ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

میونسپل کمیٹی اوستہ محمد	۲۰۹۳۰۰/-
ٹاؤن کمیٹی ڈیرہ مراد جمالی	۱۹۰۳۰۰/-
ٹاؤن کمیٹی جھٹ پٹ	۱۷۷۷۰۰/-

کیونکہ متعلقہ کونسلیں اپنا سالانہ ترقیاتی پروگرام تیار کر رہی ہیں۔ لہذا اس وقت مکمل تفصیلات فراہم کرنا ممکن نہیں۔

مسٹر اسپیکر

مسز فضیلہ عالیانی اپنا سوال پوچھیں

*۳۴۹۔ مسز فضیلہ عالیانی

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) میونسپل کارپوریشن کوئٹہ نے یکم جنوری ۱۹۸۶ء سے اب تک مندرجہ ذیل نوعیت کے کتنے ترقیاتی کام کئے ہیں؟

۱۔ نئی سڑکیں : ہر سڑک کا نام بمع محل وقوع اور لاگت بتائی جائے
۲۔ سڑکوں کی مرمت " " " " " الیضاً " " " " "
۳۔ نئی نالیاں : " " " " الیضاً " " " " "
۴۔ پرانی نالیوں کی مرمت " " " " الیضاً " " " " "

(ب) ۱۹۸۵ء سے اب تک ایسے کھوکھوں کی تعداد کتنی ہے جن کی منظوری حکومت نے یا میونسپل کارپوریشن نے دی ہے ان مالکان کے نام و پتہ و محل وقوع سے آگاہ کیا جائے

(ج) کوئٹہ شہر، نیو کوئٹہ اور نیو اڈہ کے علاقے میں گندگی کے ڈھیروں کو بر وقت نہ اٹھانے کی کیا وجوہات ہیں

وزیر بلدیات

(الف) نمبر ا کوئٹہ میں یکم جنوری ۱۹۸۷ء سے اب تک کل ۳۰ نئی سڑکیں اور گلیاں تعمیر کی گئیں جن پر کل لاگت ۳۰/۳۸۹، ۸۸، ۲۹ روپے آئی ہے مکمل تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو گوشوارہ ۔ (ب)

نمبر ۲ یکم جنوری ۱۹۸۷ء سے اب تک ۲۸ سڑکوں اور گلیوں کی مرمت کی گئی ہے جس پر کل لاگت اسکے علاوہ مبلغ ۶۰/ ۵۶۲، ۵۶، ۵۹ روپے آئی ہے تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو گوشوارہ ۱۰۰/۱۸، ۱۷ روپے فٹ پاتھ کے امپروومنٹ پر خرچ کئے گئے

نمبر ۳ اور ۴) یکم جنوری ۱۹۸۷ء سے کل ۷۴ نئی نالیوں کی تعمیر اور درستگی کی گئی جن پر کل لاگت ۲۰/۲۹۷، ۵۲، ۲۳ روپے آئی ہے تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو گوشوارہ (ج)

(ب) ۱۹۸۵ء کے بعد اب تک کوئی نیا کھوکھا تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے کیونکہ نئے کھوکھوں پر پابندی عائد ہے

(ج) کوئٹہ شہر میں کچرہ دانوں سے صفائی باقاعدہ کی جاتی ہے ۔ باوجود اس کے کہ موجودہ کچرہ گراؤنڈ شہر سے بارہ میل دور واقع ہے پہاڑی راستہ ہونے کی وجہ سے کچرہ گاڑیوں کے ٹوٹ پھوٹ میں اضافہ ہوا ہے اور خاکروبوں کی بھی مطلوبہ تعداد میسر نہیں ہے

جہاں تک سیٹلائٹ ٹاؤن اور نئے بس اڈہ کے علاقوں میں صفائی کا تعلق ہے یہ ابھی تک کوئٹہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی ذمہ داری ہے ان کے پاس مناسب انتظامات نہ ہونے کے باعث حکومت نے اب اصولی طور پر ان علاقوں کو کارپوریشن کی تحویل میں دینے کا فیصلہ کیا ہے

جیسے ہی میونسپل کارپوریشن ان علاقوں کا انتظام سنبھال لے گی اس کے بعد صفائی کا خاطر خواہ انتظام کر دیا جائے گا۔

گوشوارہ (الف)

کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کوئٹہ

تعمیر/مرمت سڑکیں اور نالیاں از مورخہ یکم جنوری ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	نام سڑک	تخمینہ لاگت
۱-	مرمت ہری کشن سٹریٹ از فاطمہ جناح روڈ تا مسجد روڈ	۸۰،۰۰۰/: روپے
۲-	مرمت طاھر خان روڈ از فاطمہ جناح روڈ تا لیاقت بازار فیض محمد روڈ	۸۰،۰۰۰/: روپے
۳-	مرمت جمعیت رائے روڈ بمعہ ملحقہ گلیاں	۸۰،۰۰۰/: "
۴-	مرمت نجم الدین روڈ از گورو تسنگھ روڈ تا میکانگی روڈ	۸۰،۰۰۰/: "
۵-	مرمت شاہ کشاہ روڈ از کواری روڈ تا کیقباد روڈ	۱۲۰،۲۵۲/: "
۶-	مرمت زمان روڈ اور ملحقہ گلیاں	۹۳،۷۴۸/: "
۷-	مرمت مرتضےٰ لین، گوپال سٹریٹ سیٹھ اعظم روڈ اور نیوگی بہادر روڈ وغیرہ	۲۰۲،۳۹۲/۴۲ "
۸-	مرمت حیدر علی روڈ	۸۷،۰۲۱/۹۶ "
۹-	مرمت سڑک بمقابل سید آباد ٹیوب ویل	۹۸،۲۴۵/۶۸ "
۱۰-	مرمت حاجی فتح خان روڈ اور ملحقہ گلیاں	۱۰۷،۰۴۰/۷۸ "
۱۱-	مرمت بخاری روڈ از علمدار روڈ تا سمندر خان روڈ پل	۱۱۲،۰۰۰/۱۰ "
۱۲	مرمت ملول لین از علمدار روڈ تا طوغی روڈ اور ملحقہ گلیاں	۱۱۰،۹۲۴/۸۵ "
۱۳	مرمت سڑک نزد مومن آباد پل مری آباد	۸۵،۵۸۸/۰۰ "
۱۴	مرمت خاتما خان روڈ اور دو ملحقہ گلیاں	۸۸،۶۱۴/۹۲ "
۱۵	مرمت سمندر خان روڈ	۹۹،۰۱۲/: "
۱۶	مرمت چمن گلی اور بلوچ گلی	۶۸،۰۲۰/۲۱ "
۱۷	مرمت شالدرہ روڈ اور ملحقہ گلیاں	۱۰۲،۹۱۱/۰۳ "
۱۸	مرمت ترین روڈ	۱۱۶،۶۵۹/۳۲ "
۱۹	مرمت احاطہ جامع مسجد نزد چمن پھاٹک	۵۶،۳۵۰/۰۲ "

نمبر شمار	نام سڑک		تخمینہ لاگت
۲۰	مرمت جوگیزئی سٹریٹ		۸۹،۰۹۲/۲۲ روپے
۲۱	مرمت علمدار روڈ	(گورنمنٹ گرانٹ)	۷۹۸،۰۹۵/۰۰ 〃
۲۲	مرمت کواری روڈ	〃 〃	۸۴۲۰۰/- 〃
۲۳	مرمت سرکی روڈ	〃 〃	۱۲،۰۵۰۰۰/۰۰ 〃
۲۴	مرمت کچرہ روڈ	〃 〃	۴،۱۰،۲۶۷/۴۶ 〃
۲۵	مرمت قاضی محمد عیسٰی روڈ	〃 〃	۱۷۴،۲۵۰/- 〃
۲۶	مرمت عبدالعزیز سٹریٹ شاہدرہ	〃 〃	۵۰،۰۰۰/۰۰ 〃
۲۷	مرمت سرکلر روڈ	〃 〃	۴۲۴،۱۹۸/= 〃
۲۸	مرمت عبدالستار روڈ	〃 〃	۹۴،۸۰۹/۰۷ 〃

۵۹،۱۵،۶۶،۵۶۲/۶۰ روپے

گوشوارہ (ب)

تعمیر نئی سڑکیں

۱	تعمیر رئیسانی سٹریٹ شاہدرہ	۵۰،۰۵۴/= روپے
۲	تعمیر گلیاں ابراہیم کالونی اور گارڈی احاطہ	۸۲،۳۵۵/۸۰ 〃
۳	تعمیر سڑک بالمقابل مری آباد ٹیوب ویل	۹۵،۷۴۰/۱۴ 〃
۴	تعمیر سڑک نزد ہیلتھ ڈسپنسری مری آباد	۸۴،۸۹۶/۶۵ 〃
۵	تعمیر سڑکیں قلعہ کاسی	۸۱،۸۵۵/۵۰ 〃
۶	تعمیر شمیزئی روڈ	۹۹،۵۵۸/۹۲ 〃
۷	تعمیر سڑک بالائی حصہ افغان روڈ	۱۲۲،۳۸۱۷/۱۷ 〃
۸	تعمیر احمد شاہ روڈ از پیر محمد روڈ تا کھیت ہدہ	۱۱۴،۹۵۶/۲۸ 〃
۹	تعمیر پیر محمد روڈ از موجان روڈ تا شیخ عمر روڈ	۱۰۳،۹۲۹/۰۰ 〃

تخمینہ لاگت	نام سڑک	نمبر شمار
۱۹،۹۰۴/۹۲ روپے	تعمیر پی سی سی گلیاں ڈاکٹر شاہد گلی بروری روڈ۔	۱۰۔
۱۴۹،۰۱۲/۰۲ "	تعمیر دیوار حفاظتی برائے کاریزات گلی درمحمد	۱۱۔
۱۴۵،۰۲۰/۹۸ "	تعمیر چشمہ خدو روڈ	۱۲،
۸۳،۵۸۹/۱۲ "	تعمیر دو گلیاں ملحقہ بروری روڈ	۱۳،
۹۰،۰۱۲/۰۰ "	تعمیر پروفیسر محمد خان گلی اور ریلوے ہاؤسنگ سوسائٹی روڈ	۱۴،
۱،۰۵،۰۰۰/۰۰ "	تعمیر سڑک نزد پرانا دفتر کیو ڈی اے	۱۵،
۱،۳۷،۲۱۲/۰۰ "	تعمیر گلی نمبر ۱ و ۲ اسماعیل کالونی سرکی روڈ	۱۶،
۱،۰۱،۲۱۰/۰۰ "	تعمیر دو گلیاں رحمت کالونی نمبر ۱	۱۷،
۱،۱۹،۵۳۰/۰۰ "	تعمیر سڑکیں حیدر چوک پشتون آباد	۱۸،
۱،۳۲،۷۳۰/۰۰ "	تعمیر سڑک گلی نمبر ۱۴ پشتون آباد	۱۹،
۱،۱۵،۲۰۳/۰۰ "	تعمیر گلی نمبر ۱۸ پشتون آباد، نزد مسجد پشتون آباد	۲۰
۱،۱۸،۲۹۷/۹۹ "	تعمیر سڑک کلی عالمو	۲۱
۱،۱۹،۳۲۲/۹۲ "	تعمیر سڑکیں کلی شابو	۲۲
۱،۱۴،۲۱۲/۰۰ "	تعمیر سڑکیں کلی اسماعیل	۲۳
۱،۱۱،۲۰۳/۰۰ "	تعمیر سڑکیں کلی شیخ حسینی اور کلی ترخہ	۲۴
۱،۱۹،۵۲۷/۷۸ "	تعمیر سڑک رند آباد نزد سبزل روڈ	۲۵
۹۹،۷۵۰/۰۰ "	تعمیر شیخان روڈ	۲۶
۴۶،۷۰۰/۰۰ "	تعمیر واٹر باؤنڈ روڈ از زرغون روڈ تا کلی سرکی	۲۷
۱۰،۱۶،۹۲۲/۰۰ "	جان محمد روڈ کے آخری حصے میں سڑک کی تعمیر	۲۸
۳۷،۶۲۵/۵۳ "	تعمیر سڑک لال کالونی	۲۹
۹۰،۰۰۰/۹۴ "	تعمیر محمد خان روڈ	۳۰

۲۹،۸۸،۳۸۹/۳۰ روپے

تعمیر / مرمت نالیاں اور پی سی سی گلیاں

تخمینہ لاگت	نام سڑک	نمبر شمار
۳۸۰۰۶/۳۳ روپے	مرمت نالیاں شارع جمال الدین افغانی اور دوسری ملحقہ گلیاں لنڈی اڈہ	۱۔

نمبر شمار	نام سڑک	تخمینہ لاگت	
۲.	مرمت گلیاں چرنی لال احاطہ مرمت نالیاں فیض محمدؒ روڈ	۵۲۱۰۰/۲۶	روپے
۳.	مرمت گلی نزد راحت سینما و ٹیڑی ہسپتال اور ملحقہ گلیاں	۴۲۱۹۱/۹۵	//
۴.	مرمت نالیاں اور گلیاں کوچہ شیر محمدؒ	۴۱۶۶۶/۹۴	//
۵.	تعمیر نالی گلیاں نیو عارف روڈ، الہ دین روڈ اور ملحقہ گلیاں	۳۸۷۲۹/۰۰	//
۶.	تعمیر گلیاں اور نالیاں گاڑی احاطہ	۴۵۰۲۲/۱۳	//
۷.	تعمیر گلیاں اور نالیاں تیل گودام گلی منشی	۴۹۵۱۶/۹۶	//
۸.	تعمیر نالیاں اور کلورٹ نزد کھدہ غلام	۴۹۰۱۰/۱۲	//
۹.	تعمیر نالیاں کوچہ غلام رضا	۴۸۱۷۴/۰۳	//
۱۰.	تعمیر گلیاں اور نالیاں شارع علمدار	۴۵۰۹۱/۲۰	//
۱۱.	تعمیر گلیاں اور نالیاں پچاری روڈ	۵۵۰۰۰/۰۹	//
۱۲.	تعمیر گلیاں وفا روڈ تعمیر نالیاں طوغی روڈ اور ملحقہ علاقہ	۵۹۳۵۲/۲۸	//
۱۳.	تعمیر نالیاں اور کلورٹ حلقہ نمبر ۱۵	۵۳۶۵۴/۸۶	//
۱۴.	تعمیر نالیاں حلقہ نمبر ۱۶ نزد ہزارہ قبرستان	۴۳۷۵۲/۷۸	//
۱۵	تعمیر پی سی سی اسٹریٹ اور نالیاں کلی کاسی	۳۹۰۱۰/۲۰	//
۱۶	تعمیر پی سی سی اسٹریٹ ملحقہ خان تاخان سٹریٹ کاسی روڈ اور شاہ باز روڈ	۴۱۸۰۰/۰۰	//
۱۷	تعمیر نالیاں اور گلیاں فردوس روڈ سے ملحقہ گلیاں	۷۰۳۱۴/۵۴	//
۱۸	تعمیر نالیاں اور گلیاں مدرسہ روڈ ملحقہ گلیاں	۳۷۷۴۴/۱۵	//
۱۹	تعمیر پی سی سی سٹریٹ اور شالدرہ روڈ	۵۹۲۳۵/۵۶	//
۲۰	تعمیر پی سی سی سٹریٹ اور نالیاں شارع سلطان اور فیض آباد	۴۱۹۰۷/۸۸	//
۲۱	تعمیر نالیاں گلیاں بالائی حصہ افغان روڈ	۵۹۰۰۱/۲۲	//
۲۲	تعمیر نالیاں ترین روڈ از کانسی روڈ تا ترین مسجد	۶۸۷۴۱/۰۰	//
۲۳	تعمیر نالیاں گلی بالمقابل صدیقیہ مسجد جان محمدؒ روڈ	۴۵۳۱۹/۲۰	//
۲۴	تعمیر نالیاں جوگیزئی سٹریٹ از جیل روڈ تا مارکر فیکٹری	۴۱۵۶۷/۵۷	//
۲۵	تعمیر نالیاں گلی نیو پچاری مدہ	۳۸۴۲۹/۰۶	//

نمبر شمار	نام سڑک	تخمینہ لاگت
۲۶	تعمیر نالیاں/گلیاں ملحقہ منوجان روڈ	۶۲،۱۱۰/۰۰ روپے
۲۷	تعمیر نالیاں نزد گوردوارہ جائنٹ روڈ ڈاکٹر شاہد گلی پرری رڈ	۴۸،۹۹۲/۰۹ ״
۲۸	تعمیر نالی گلی درمحمد نزد مسجد	۱۴،۹۸۰/۰۰ ״
۲۹	تعمیر نالیاں/گلیاں چشمہ خدو روڈ گلی ترخہ	۴۹،۱۸۷/۴۳ ״
۳۰	تعمیر نالیاں/گلیاں متصل بروری روڈ	۴۸،۰۱۲/۰۰ ״
۳۱	تعمیر نالیاں ریلوے ہاؤسنگ سوسائٹی	۵۷،۳۱۲/۰۰ ״
۳۲	تعمیر نالیاں گلیاں گلی سرکی کلاں	۵۹،۰۱۰/۰۰ ״
۳۳	تعمیر نالیاں اسماعیل کالونی گلی نمبر ۱ سرکی روڈ	۵۹،۱۱۲/۰۰ ״
۳۴	تعمیر نالیاں ہیلتھ سنٹر ڈسپنسری حلقہ نمبر ۳۶ پشتون آباد	۴۵،۳۰۶/۱۷ ״
۳۵	تعمیر نالیاں رحمت کالونی نمبر ۱ سرکی روڈ	۵۹،۵۴۹/۶۳ ״
۳۶	تعمیر نالیاں/گلیاں نزد حیدر چوک پشتون آباد	۶۰،۰۱۰/۵۴ ״
۳۷	تعمیر نالیاں گلی نمبر ۱۴ ملحقہ گلی نمبر ۱۴ پشتون آباد	۴۹،۵۲۹/۷۹ ״
۳۸	تعمیر نالیاں مسجد سٹریٹ حلقہ نمبر ۴۱ پشتون آباد	۵۵،۳۵۴/۲۹ ״
۳۹	تعمیر نالیاں اندرون گلی علمو	۸۱،۷۶۰/۰۰ ״
۴۰	تعمیر نالیاں/گلیاں اندرون گلی شابو	۵۶،۰۰۰/۱۰ ״
۴۱	تعمیر نالیاں اندرون گلی اسماعیل	۵۱،۵۹۰/۰۰ ״
۴۲	تعمیر نالیاں/گلیاں واقع گلی ترخہ، گلی شیخ حسینی	۴۷،۱۰۰/۰۰ ״
۴۳	تعمیر نالیاں رند آباد بالمقابل سنبل روڈ حلقہ نمبر ۴۲	۶۷،۰۰۰/۰۰ ״
۴۴	تعمیر نالیاں ملحقہ گلی رئیسانی ملحقہ گلی گلی شیخان	۶۱،۸۱۲/۸۴ ״
۴۵	تعمیر نالیاں گلی سرکی کلاں بالمقابل زرغون روڈ	۶۹،۵۸۰/۳۲ ״

ٹوٹل ۲۲،۵۶،۲۹۷/۲۰

تعمیر فٹ پاتھ/روڈ از گورنمنٹ گرانٹ

۱	شارع اقبال پر فٹ پاتھ کی تعمیر از زرغون روڈ تا عدالت روڈ	۲،۴۰،۰۰۰/۰۰ روپے
۲	جناح روڈ پر فٹ پاتھ کی تعمیر از ٹی روڈ تا منان چوک دونوں جانب	۲،۳۹،۰۰۰/۰۰ ״

۴- تعمیر فٹ پاتھ سرکلر روڈ بالمقابل جنرل پوسٹ آفس تا جناح روڈ ۰۱/۹۲/۲۹ ۲ روپے

ٹوٹل
۱۰/۹۲/۱۸، ۷

پرنس یحییٰ جان

(ضمنی سوال) جناب والا! میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان کاموں کے لیئے پیسے ایم پی اے اور سینیٹرز کی طرف سے بھی ہے یا آپکی طرف سے پیسے دیئے جاتے ہیں

وزیر بلدیات۔

یہ محکمہ کی طرف سے ہیں۔

رخصت کی درخواستیں

مسٹر اسپیکر۔

سوالات ختم ہوئے۔
اب سیکرٹری اسمبلی چند اعلانات پڑھ کر سنائیں گے۔

سیکریٹری اسمبلی مسٹر اختر حسین خان

میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ جج کانفرنس کے سلسلے میں اسلام آباد جا رہے ہیں لہذا آج اور اجلاس کے باقی ایام کے لیئے انکے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی۔

سردار چاکر خان ڈومکی صاحب نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ آج بوجہ بیماری اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے اسلیئے انکے حق میں آج کی رخصت منظور کیجائے

مسٹر اسپیکر

سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی۔)

سیکرٹری اسمبلی

میر احمد خان زرکنزئی اپنی درخواست میں فرماتے ہیں کہ کسی مجبوری کی بنا پر وہ آج کے اجلاس میں شرکت سے قاصر ہیں لہذا انکو آج کی رخصت دیجائے

مسٹر اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔

ڈاکٹر حیدر بلوچ صاحب۔ وزیر مواصلات کی درخواست ہے کہ وہ آج جا رہیں اسلئے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا انکے حق میں آج کی رخصت منظور کیجائے۔

مسٹر اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

صوبائی زکواۃ فنڈ کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسٹر اسپیکر

اب وزیر اعلیٰ ایوان میں صوبائی زکواۃ فنڈ کی آڈٹ رپورٹیں بابت سال ۱۹۸۰-۸۱، ۱۹۸۱-۸۲، ۱۹۸۴-۸۵، اور ۱۹۸۵-۸۶ ایوان میں پیش کرینگے۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں صوبائی زکواۃ فنڈ کی آڈٹ رپورٹیں بابت سال ۱۹۸۰-۸۱، ۱۹۸۱-۸۲، ۱۹۸۴-۸۵ اور ۱۹۸۵-۸۶ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر

آڈٹ رپورٹس بابت زکوٰۃ فنڈ پیش ہوئیں ۔

بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (تیسرا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء (مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۶ء

مسٹر اسپیکر ۔

اب سردار احمد شاہ کھیتران صاحب ، وزیر بلدیات اپنی تحریک پیش کریں ۔

سردار احمد شاہ کھیتران وزیر بلدیات ۔

جناب اسپیکر ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے (تیسرے ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار ۔ ۔ ۔ ۔

مسز فضیلہ عالیانی ۔

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر !
میں اسکی مخالفت کرتی ہوں ۔ اور یہ تجویز پیش کرتی ہوں کہ اس ترمیمی بل کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے ہو سکتا ہے کہ کمیٹی غور و خوض کرنے اور ملاحظہ کرنے کے بعد اس بل میں کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے ہو سکتا ہے کہ کمیٹی غور و خوض کرنے اور ملاحظہ کرنے کے بعد اس بل میں ترمیم تجویز کرے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر محترمہ کی تجویز معقول ہے لہٰذا میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کو مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ باقاعدہ تحریک پیش کریں ۔

وزیر اعلیٰ

جناب اسپیکر! میں آپکی اجازت سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے (تیسرے ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ (مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۶ء) کو مجلس قائمہ برائے صنعت، محنت، تعلیم، صحت اور لوکل گورنمنٹ کے سپرد کیا جائے جس میں مندرجہ ذیل معزز اراکین اسمبلی شامل ہوں

۱۔ سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر بلدیات)
۲۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی۔
۳۔ سردار دینار خان کرد
۴۔ مسٹر ناصر علی بلوچ

جناب والا! چونکہ محترمہ مسز فضیلہ عالیانی صاحبہ نے اس بل کو مجلس قائمہ کے سپرد کئے جانے کے بارے میں دلچسپی لی ہے لہٰذا میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ مسز فضیلہ عالیانی کو بھی ممبر کی حیثیت سے اس مجلس قائمہ میں شامل کیا جائے۔

(اکثریت سے تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر

بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (تیسرا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء (مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۶ء) مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جو اپنی رپورٹ اسمبلی کے اگلے اجلاس میں پیش کریگی

مسٹر اسپیکر

اسمبلی کا اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے

(دس بجکر پچاس منٹ پر اجلاس ملتوی ہوگیا۔ اور دوبارہ گیارہ بجکر بیس منٹ پر زیر صدارت مسٹر اسپیکر شروع ہوا)

مسٹر اسپیکر۔

اب وزیر اعلیٰ صاحب ایوان کو بلوچستان میں ترقیاتی پروگرام کے بارے میں آگاہ فرمائیں گے۔

وزیر اعلیٰ جام میر غلام قادر

جناب والا! میں آپ کی اجازت سے، صوبہ بلوچستان میں جو ترقیاتی سرگرمیاں ہوئی ہے ان کے متعلق تفصیل سے بیان کرونگا

محترم جناب قابل احترام اسپیکر صاحب اور معزز اراکین اسمبلی میرے لیے یہ بڑا خوش آئند دن ہے اور میں یہ اپنی بڑی خوشی نصیبی سمجھتا ہوں ۔ معزز اراکین اسمبلی بلوچستان کے عوام کے لیے اس ڈیڑھ سال کے قلیل عرصے میں جو ترقی ہوئی ہے اس کے متعلق میں روشنی ڈالنا فرض اوّلین سمجھتا ہوں جناب والا! اس اسمبلی کے باہر تو بہت کچھ کہا جاتا ہے اور ہم بہت کچھ سنتے ہیں اور جو کچھ کہا جاتا ہے وہ میں بھی سنتا ہوں آپ بھی سنتے ہیں اور معزز اراکین اسمبلی بھی سنتے اور جانتے ہیں لیکن میں یہ بات بغیر کسی جھجک کے بتلاتا ہوں ۔ اور میں اس حکومت کو تہنیت پیش کرتا ہوں ان کی تفصیل یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو یہاں پر ترقیاتی کام ہوئے ہیں ان کے متعلق عوام کو اعتماد میں لیا جائے اور ایوان کو بتایا جائے

جناب والا! اختلاف تو آپس میں رہتا ہے ایک گھر میں بھی اختلاف ہوتا ہے اور گھر میں جو برتن رکھے ہوتے ہیں وہ بھی کبھی آپس میں ٹکرا جاتے ہیں لیکن میں اس ٹکراؤ کو بھی اچھا اور خوش آئند سمجھتا ہوں کیونکہ اگر جمہوریت کے اندر یہ تحریک یا یہ عمل نہ ہوں تو پھر جمہوریت کا گلہ گھونٹ جاتا ہے اور جمہوریت آگے پروان نہیں چڑھ سکتی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جمہوریت پروان چڑھے ہمارے معزز اراکین اور عوام کا بھی ہمیشہ یہ نقطہ نظر رہا ہے کہ عوام کی بہتر سے بہتر خدمت کی جائے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ یہ جو لوگ اقتدار پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ممبران اسمبلی صرف نشستوں پر نہیں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ ان کا مقصد عوام کی خدمت کرنا اور عوام کو بہتر سے بہتر سہولیات مہیا کرنا ہے اور یہ ہمارا اوّلین فریضہ ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ میری کوشش ہوتی ہے کہ میں بلوچستان کے چپے چپے میں جاؤں اور عوام کے مسائل معلوم کروں بلکہ میں نے سارے بلوچستان کا دورہ کیا بھی ہے میں تمام علاقوں میں گیا ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ جب میں لوگوں کو وہاں پہ ملتا ہوں اور ان کے مسائل سنتا ہوں تو آپ یقین کیجیے تو میرے دل پہ ان کا بہت بڑا بوجھ ہوتا ہے میں سوچتا ہوں

کاش کہ یہ مسائل مجھے پہلے سے معلوم ہوتے اور ان کے لئے میں پہلے سے وہاں پہنچتا تاکہ ہم ان کا حل تلاش کرکے عوام کی مشکل کو حل کر سکتے۔

جناب والا! مجھے اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ میں جہاں پر بھی پہنچتا ہوں اور میں وہاں پر لوگوں کے مسائل معلوم کرتا ہوں اور جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے میں ان مسائل کو صوبہ کے محدود وسائل کے باوجود حل کرتا ہوں ہم چاہتے کہ جہاں پرائمری سکول نہیں ہے وہاں پر پرائمری اسکول قائم جائے جہاں مڈل اسکول نہیں وہاں مڈل اسکول قائم کیا جائے اور جہاں پر ہائی اسکول کا مطالبہ ہوتا ہے وہاں پر ہائی اسکول دیا جائے۔ جہاں پر ٹیوب ویل نہیں ہے وہاں پر ٹیوب ویل دیا جائے جہاں پر بندات کی ضرورت ہے وہاں پر بندات بنائے جاتے ہیں جہاں پر بلڈوزر کے گھنٹے دینے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں پر بلڈوزر کے گھنٹے دیے جاتے ہیں

جناب والا! میری حکومت یہ سب کچھ کر رہی ہے اور اگر یہ کوئی سمجھتا ہے کہ یہ سیاسی رشوت ہے لیکن میں اس کے متعلق آپ کو بتاؤں کہ یہ سیاسی رشوت نہیں نہیں ہے رشوت تو وہ ہوتی ہے جس سے کسی کو کرپٹ کیا جائے ہم تو عوامی نمائندے ہیں نمائندے ہیں عوامی نمائندوں پر اعتماد کرنا ہمارا فرض ہے اور عوام کے نمائندوں پر اعتماد کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ عوام نے اپنے نمائندوں کو منتخب کیا ہے اور وہ عوام کے ووٹ سے منتخب ہو کر آئے ہیں اور عوام کا اعتماد لے کر اس ایوان میں آئے ہیں تو ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ جب عوام کا اعتماد حاصل ہے تو یہی عوامی نمائندے اپنے علاقے کی نشاندھی کریں تاکہ ان علاقوں میں اور ان کے حلقہ انتخابات میں انکی نشاندہی سے ترقی ہو وہاں کے عوام کے مسائل حل ہوں کیونکہ یہی نمائندے عوام کے مسائل بہتر سمجھتے ہیں اور جب وہ نشاندھی کریں گے تو حکومت اسکیموں پر عمل درآمد کرائے گی اور آگے بڑھائے گی جناب والا اس ڈیڑھ سال کے اندر بہت کچھ کام کیا گیا ہے میں مانتا ہوں بلوچستان ایک وسیع رقبہ پر مشتمل علاقہ ہے جبکہ آبادی کم ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہماری اس ترقی کی رفتار کو دیکھا جائے تو نہایت حوصلہ افزاء رہی ہے اور یہ بڑی حوصلہ افزا بات ہے ترقی اچھی رہی ہے اور مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے بڑی خوشی ہوتی ہے لیکن ابھی بھی بلوچستان پسماندہ ہے۔ اور آپ دیکھیں بلوچستان میں اب بھی غربت ہے اور ہم تعلیم کے شعبے میں بھی پیچھے ہیں اور اب بھی پاکستان کے دیگر صوبوں سے

پسماندہ ہے لیکن ہم نے جو عزم کیا ہوا ہے کہ اپنے دیگر ترقی یافتہ صوبوں کے معیار تک پہنچنا ہے اور اس جدوجہد کا آغاز کیا گیا ہے اور میں اپنے تمام ممبران اسمبلی کو یہ عزم رکھنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں میں نے بھی معزز ممبران اسمبلی کی سکیموں کو دیکھا ہے اور اگر آپ بھی معزز ممبران کی اسکیموں کو دیکھیں تو حیران ہونگے۔ اس میں آپ کو پرائمری اسکول اور ہائی اسکول ملیں گے اور دیگر رفاہ عامہ کی اسکیمیں ملیں گی جس سے میں سمجھتا ہوں نہ صرف بلوچستان کے عوام اور ممبران کو اپنی ان اسکیموں پر فخر ہونا چاہیئے اور جب میں کبھی باہر کی باتیں سنتا ہوں بڑی بڑی باتیں ہوتی ہیں۔ میں ان باتوں کو دھرانا نہیں چاہتا ہوں میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم بلوچستان میں کیا چاہتے ہیں اور میں آپ کو اس کی تفصیل سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں میں آپکو ایک ایک ضلع کے متعلق بتانے کی کوشش کرونگا جو مجھ سے رہ گیا اس کے متعلق ہمارے وزیر منصوبہ بندی میاں سیف اللہ خان پراچہ صاحب آپ کو تفصیل سے آگاہ کردیں گے اور میں نے اب تک جن اضلاع کا دورہ کیا ہے ان کے متعلق بتلانا چاہتا ہوں۔ جناب والا میں سب سے پہلے لسبیلہ سے شروع کرونگا ہم نے اپنے ضلع میں کبھی بھی اپنی ذات کو نہیں دیکھا ہے اور ہم نے وہاں عوام اور عوام کے مسائل کو دیکھا ہے اگر کوئی شخص وہاں پر جاکر دورہ کرکے دیکھے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ عوام کی اسکیمیں عوام کے فائدے کے لئے ہیں ان سے براہ راست عوام کو فائدہ پہنچتا ہے میں یہاں پر آپکو انفرادی اور اجتماعی اسکیموں کی تفصیل بتانا چاہتا ہوں ہمارا بلوچستان ایک غریب علاقہ ہے یہاں کے لوگ غریب ہیں اور بلوچستان کی حکومت کی امداد کے بغیر انکو آگے نہیں کیا جاسکتا ان غریبوں کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ وہ اپنے کھیتوں اور جائیداد پر کام کرسکیں اور ان غریب لوگوں کی اتنی استطاعت نہیں ہے کہ وہ ٹیوب ویل لگاسکیں ٹیوب ویل کے متعلق عام طور پر یہ تاثر ہوتا ہے کہ جب کہیں ٹیوب ویل لگایا جارہا ہوتا ہے تو کسی ذاتی شخص کو امداد دی جارہی ہے یہ بات نہیں ہے جب کسی علاقے میں ٹیوب ویل لگتا ہے تو وہاں پر آپ دیکھیں گے کہ کتنے زیادہ افراد اس سے مستفید ہوسکتے ہیں وہاں پر ٹیوب ویل سے کئی آدمیوں کو فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ بلوچستان کی نوعیت مختلف ہے اور ہماری روایات اور حالات مختلف ہیں اگر یہ کہا جاتا ہے کہ کسی خاص فرد کو سکیم دی جارہی ہے تو اس سے فائدہ کئی افراد کو پہنچتا ہے اس خاندان میں کتنے افراد

ہوتے ہیں اسلئے یہ اجتماعی اسکیم ہے گویا جب ان اسکیموں پر بہت سے افراد کو فائدہ پہنچتا ہے تو یہ اجتماعی کے زمرے میں آتا ہے ہماری اور ہمارے معزز اراکین کی یہ کوشش ہے کہ ہم بلوچستان کو ہر صورت میں آگے لے جائیں اور آپ نے جیسا کہ وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو صاحب کا پانچ نکاتی ترقیاتی پروگرام دیکھا ہوگا اس کے متعلق پڑھا اور سنا ہوگا ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ اپنا ترقیاتی پروگرام اس پانچ نکاتی پروگرام سے شروع کیا جائے

جناب اسپیکر! جیسا کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب نے تعلیم پر بہت زور دیا ہے ہم نے بھی نہ صرف تعلیم کا معیار بڑھانا ہے بلکہ ناخواندگی کی جو مایوس کن صورت ہے اس ناخواندگی کی شرح کو کم کرنا ہے تاکہ ہمارے بچے اور بچیاں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو سکیں اور یہ ان کا حق بھی ہے ۔ جب تعلیمی فیصد ہماری بڑھ جائیگی پھر ہی ہم بلوچستان کی پسماندگی کو دور کر کے صحیح معنوں میں ترقی کی منزل تک پہنچا ئے گئے جو ہم چاہتے ہیں اور بلوچستان کے دیگر عوام بھی چاہتے ہیں

جناب والا اگر آپ تعلیمی طور پر جائزہ لیں تو آپکو حکومت کی کارکردگی کا علم ہوگا یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ممبران اسمبلی نے ہمیشہ تعلیم کو ترجیح دی ہے اسکے علاوہ ممبران اسمبلی سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے ترقیاتی پروگرام میں سے بیس فیصد ضرور تعلیم کے لئے وقف کریں تاکہ ہم تعلیم کے شعبے کو آگے بڑھا سکیں اگر ہماری تعلیم کا معیار اچھا نہیں تو اس میں بھی ہمیں پریشان نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ آجکل سیاست ہر جگہ چل رہی ہے باورچی خانے میں گھر کی بیوی بھی کھانا پکاتے ہوئے سیاست چلاتی ہے جناب والا! اب سیاست گھر گھر پہنچ گئی ہے

جناب والا! کوئٹہ کے نزدیکی علاقہ میں مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ شہر کے اندرونی علاقوں میں پندرہ بیس گز کے اندر گندگی کا جو نظارہ میں نے دیکھا میں جناب چیف سیکرٹری صاحب اور لوکل گورنمنٹ والوں کی توجہ اس طرف مبذول کرواؤں گا کہ جو حالت میں نے دیکھی اگر صرف پندرہ بیس گز کے فاصلہ پر ہماری نظر نہیں پڑ سکتی تو پھر تمام کوئٹہ پر ہماری نظر کیسے پڑیگی لہذا میں ان سے ضرور کہونگا وہ اس طرف توجہ دیں سیٹلائٹ ٹاؤن جانے کا مجھے اتفاق ہوا جو گندگی مجھے دیکھنے کا موقع ملا میں ایوان سے نہیں چھپاؤں گا۔ کیونکہ

میں عوامی آدمی ہوں اگر مجھ سے بھی غلطی ہو گی میں اس کا اعتراف کروں گا اگر مجھ سے بھی کوتاہیاں ہونگی تو اپنی کوتاہیاں بھی آپکے سامنے پیش کرونگا آپ چونکہ عوامی آدمی ہیں اسلئے آپکو پوزیشن معلوم ہو جائے۔

جناب اسپیکر! میں نے سیٹلائٹ ٹاؤن میں جو حالت زار دیکھی مجھے اتنا زیادہ دکھ ہوا کہ بیان کرنے سے قاصر ہوں میں نے اسی وقت احکامات دیئے کہ جو افسران کوتاہی کے زمرے میں آتے ہیں انکے خلاف فوری کارروائی کی جائے انکو فوری طور پر معطل کر کے کارروائی کی جائے تاکہ عوام کو محسوس ہو جائے دراصل لوکل گورنمنٹ اور کیو ڈی اے کے مابین اس معاملہ میں تضاد ہے وہ اسکا چارج دینا چاہتے ہیں جبکہ کارپوریشن والے اپنی تحویل میں سیٹلائٹ ٹاؤن کو لینا نہیں چاہتے۔ لیکن لوگ تو یہ نہیں دیکھتے کہ یہ کس کا ہے آیا کیو ڈی اے کا ہے، لوکل گورنمنٹ کا ہے یا کارپوریشن کا ہے بلکہ لوگ تو گندگی اور کوڑا کرکٹ دیکھتے ہیں وہ پانی کھڑا دیکھتے ہیں مجھے امید ہے کہ پراچہ صاحب لوکل گورنمنٹ کے وزیر اور کیو ڈی اے کو فوری طور پر اسکا احساس کرتے ہوئے اور عوام کی مشکلات کو محسوس کرتے ہوئے اس مشکل کا حل تلاش کریں گے تاکہ کم از کم سڑکوں پر پیدل چلنے والے کم از کم گندے پانی سے بچنے کے لئے اپنا پاجامہ اوپر اوپر نہ کرے کہ شاید گندگی نہ لگ جائے مجھے امید ہے کہ اس طرف آپ توجہ مبذول کریں گے

جناب والا! بدقسمتی سے وہاں پر تجاوزات کا سلسلہ ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہم لوگ اس کو نہیں دیکھتے آپ سیٹلائٹ ٹاؤن کی روڈز کو دیکھیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ لوگوں کے روزگار کا معاملہ ہے میں بھی اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ لوگوں کا روزگار رہنا چاہیئے اور عوام کی اقتصادی اور معاشی حالت کو ضرب نہ پہنچے لیکن آپ دیکھیں کہ وہاں صورت حال کیا ہوتی ہے۔ ٹریفک کا ایک ہجوم ہوتا ہے یہ ملک یہ خطہ یہاں پر چلنے والی بسیں غرض یہ کہ سب کچھ آپکا ہے۔ لیکن یہ بھی دیکھیں اگر باہر کا آدمی آکر نظر ڈالے تو اس کو کیا تاثر ملے گا! وہ ہمارے شہر کے بارے میں کیا تاثر لے کر جائیگا؟ ظاہر ہے انکا تاثر مایوس نہ ہوسکتا ہے مجھے امید ہے کہ لوکل گورنمنٹ اور کیو ڈی اے والے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے کوشش کرینگے کہ کوئٹہ کو خوب سے خوب تر بنا سکیں۔ جناب والا! میں

نے کئی مرتبہ پہلے بھی کہا ہے کہ افسوس کا مقام ہے ہم کوئٹہ شہر میں ایک چھوٹی سی سڑک یا ایک معیاری پارک بھی کسی کو نہیں دکھا سکتے کہ اس شہر کو صاف رکھنے اور خوبصورت بنانے کے لیئے ہماری کارکردگی کیا ہے اور ہم نے کیا کام کیا ہے۔ جناب والا! میں لوکل گورنمنٹ کے منسٹر اور پیراچہ صاحب سے کہونگا کہ وہ اس سلسلے میں ضرور غور کریں جناب والا! دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہم جتنے بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھیں کیونکہ یہ ہمارا اپنا گھر ہے اور یہ ہماری ذمہ داری ہے اسلیئے ہمیں سب بھائیوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپکے تعاون سے ہی ہم اس شہر کو بہتر سے بہتر بنا سکیں گے۔ جناب اسپیکر اگر خدانخواستہ ہم یہاں کام نہ کر سکے تو پھر بازاروں میں ہمارے متعلق تاثر اچھا نہیں ملے گا ہماری مثال ایک فیملی کی ہے ہماری بدنامی سے پوری فیملی کی بدنامی ہوتی ہے اگر ہم اچھے اور بہتر کام کرینگے عوام کی خوشحالی کے لیئے کام کرینگے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیملی یعنی بلوچستان صوبائی اسمبلی کی نیک نامی ہوگی اس اسمبلی کے ممبر ہمیشہ کے لیئے تاریخ میں زندہ رہیں گے کیونکہ انسان جب اچھا کام کرتا ہے تو اسکا نام تاریخ میں رہ جاتا ہے اسطرح برا کام بھی ہمیشہ کے لیئے رہ جاتا ہے لہٰذا اس معزز اسمبلی کا ہر ممبر اس ملک ملت کے لیئے اپنا نام چھوڑ جائیگا کہ اس نے بلوچستان کے لیئے کیا کام کیا ہے خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ آئندہ اس اسمبلی میں ایسی بات دہرائی جائے کہ ہم نے اپنی ترقی کے لیئے کوئی اچھا کام نہیں کیا یا جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہم نے وہ خدانخواستہ اچھی طرح نہیں کیا جناب والا! یہ صرف میری بدنامی نہیں بلکہ میں اس ایوان میں آپکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں اس ایوان کے ایک ایک فرد کے سامنے اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتا ہوں۔ لہٰذا اگر ممبران اسمبلی کا احترام اور عزت ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ میری عزت اور میرا ہی احترام ہے اور اگر اس اسمبلی کے ممبران کا احترام اور عزت نہیں تو میں اسے اپنی عزت بھی نہیں سمجھتا لہٰذا میں سب سے گزارش کرونگا کہ آیئے ہم سب مل جل کر اکھٹے ہو کر چلیں اور جو ذمہ داری ہم کو سونپی گئی ہے جو ذمہ داری ہم نے اپنے کندھوں پر لی ہے ہم اسے اچھے طریقے سے سرانجام دیں۔

جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی تین بنیادی ضرورتیں ہیں جنکی اہمیت اس

صوبے کی ترقی کے لئے بہت زیادہ ہے اوّل تعلیم ، دوئم پانی ، تیسری بجلی اور چوتھی اہم ضرورت سڑک ہم ان چار بنیادی ضرورتوں کے لئے یہ تمام تر جہاد کر رہے ہیں ہمارے صوبہ میں بدقسمتی سے ایسے ایسے علاقے بھی ہیں جہاں اگر پانی ہے تو زمین نہیں اور اگر زمین ہے تو پانی نہیں ہے جناب والا جب آپ ایسے ایسے علاقوں میں جائیں گے تو آپکو معلوم ہوگا کہ ہمارے ہاں ایسے علاقے ہیں جو پسماندہ سے بھی پسماندہ ہیں۔

جناب والا ایسے علاقے بھی میری نظر سے گذرے ہیں جن میں لوگ پینے کے پانی کی ایک بوند کے لئے ترستے ہیں ہمیں ایسے علاقوں میں پانی پہنچانا ہے ان کی مشکلات کا تدارک بھی کرنا ہے ان کی ترقی کے لئے کوشش کرنی ہے اب مکران کے پورے علاقے کو لے لیجئے وہ پانی کی نعمت سے محروم ہے یہ بات لازمی اور فطری عمل کی ہے کہ جب مکران کا کوئی آدمی یہاں آتا ہے اور یہاں کے روشن بلبوں کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ ہمارے پاس بجلی کیوں نہیں آئی آخر ہم میں کس بات کی کمی ہے اور یہ ہے بھی ایک فطری بات اس بارے میں میں نے پرائم منسٹر صاحب سے بھی عرض کیا ہے اس لئے منصوبہ بھی منظور ہو چکا ہے اور مجھے امید ہے کہ مکران کا یہ دیرینہ مطالبہ اور تمنا جلد پوری ہوگی مکران کے لوگ اس بجلی سے فائدہ اٹھائیں گے (تالیاں)

جہاں تک گوادر کا تعلق ہے تو میں انہیں بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ بیچارے کڑوا پانی پیتے ہیں اور کڑوہ پانی پینے کے بعد بھی وہ حکومت بلوچستان کے لئے دعا کرتے ہیں اس بات کے لئے بھی میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور تجویز کرتا ہوں کہ پانی کے لئے ڈیم ہونا چاہیئے ایسا منصوبہ ہونا چاہیئے کہ تمام لوگ اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو جائیں۔ جناب والا اب مکران کے باقی علاقوں کو لیجئے یہاں سے پر ہر علاقے کا ممبر تشریف رکھتا ہے مجھے امید ہے کہ وہ بھی اس بات کو تسلیم کریں گے کہ حکومت نے ان پر اعتماد کیا ہے کیونکہ ایم پی اے سے وزیر بنتا ہے اور ایم پی اے ہی وزیر بناتا ہے۔ میری جو وزارت چل رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس ایوان کی بدولت ہے ورنہ میں تو اکیلا ہوں اگر میرے بھائیوں کا اعتماد مجھ پر نہ ہو بھروسہ نہ ہو تو میں ایک دن بھی نہیں چل سکتا اور نہ ہی اس ایوان کی کارروائی چلا سکتا ہوں

میں اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میرے بھائیوں کا مجھ پر اعتماد ہے اور یہ اعتماد انہوں نے مجھ پر کیا ہوا ہے اس کے لئے میں ان کا انتہائی ممنون و مشکور ہوں میں زندگی کے کسی بھی موڑ پر اور موڑ پر اپنے بھائیوں کے اعتماد کو فراموش نہیں کرونگا تمام ممبران ہمیشہ میری نظر میں رہتے اس لئے میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں ممکن ہے کہ ہم سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہو کوئی غفلت ہوئی ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہم سے دیدہ دانستہ نہیں ہوئی ہوگی میں اس ایوان کو یہ دلانا چاہتا ہوں کہ جیسی میں اپنی عزت چاہتا ہوں آپ کی عزت اس سے بڑھ کر چاہتا ہوں (تالیاں) جناب اسپیکر میں اپنے ہر عمل کا پہلے اپنے اللہ تعالیٰ کے سامنے اور پھر اس اسمبلی کے سامنے اپنے آپ کو جوابدہ [illegible] ہوں۔ اس کے علاوہ اپنے ہر قول و فعل کا اسمبلی کے ہر ممبر کے سامنے جوابدہ ہوں میں آپکو یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میرے سامنے سب لوگ برابر ہیں میں نے کبھی بھی کسی میں کوئی تعریف محسوس نہیں کی۔

لوگ میرے پاس آتے ہیں ممبران اسمبلی آتے ہیں ان کے کام اور ملاقات کے لئے میں رات تین تین بجے تک جاگتا رہتا ہوں صرف اسلئے کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ ہم وزیر اعلیٰ کے پاس گئے اور وہ ہمیں مل نہ سکے یہ جو وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی کا دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگوں کی خدمت کے لئے موقع دیا ہے اگر میں نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے فائدہ نہیں اٹھایا تو جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز بادشاہ ہے اور عزت لے بھی سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے بندوں کی خدمت سب سے اولین شئے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت سے غافل ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اس آدمی سے غافل ہو جاتا ہے کیونکہ عزت بھی اسی کی طرف سے ہے اور ذلت بھی اس کی طرف سے ہے وہ ایک وقت میں سب کچھ کر سکتا ہے میں اپنے ممبران اسمبلی سے یہ ضرور عرض کرونگا کہ ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیئے ہمارا بڑا وسیع علاقہ ہے مثلاً مکران کوشکی دالبندین تفتان اور پھر پشین، ژوب، لورالائی وغیرہ یہاں پر میں اپنے علاقے لسبیلہ کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھونگا باقی علاقوں کے لئے جب میرے پاس بات آتی ہے تو میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار رہیں میں اپنے لسبیلہ کے عوام کی طرف سے آپ لوگوں کو

یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ آپ کے لئے ایثار و قربانی دینے کے لئے تیار ہیں
مجھے یہ کہا گیا کہ ہمارے لئے ایک اعزاز ہے کہ بلوچستان کے عوام نے بلوچستان کے
ممبران اسمبلی نے آپ پر اعتماد کیا ہے اور واقعی یہ ہمارے لئے ایک بڑا اعزاز ہے
اس کے لئے وہ تمام ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جناب والا! جیسا
کہ میں عرض کر رہا تھا کہ جب میرے پاس کوئی آتا ہے تو میں اس سے کبھی یہ سوال
نہیں کیا کہ وہ کہاں کا رہنے والا ہے میں نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کی پیشانی پر کیا لکھا
ہوا ہے میں نے کبھی کسی سے ایسی بات نہیں پوچھی ہوگی میں نے اسے یقیناً اپنا بھائی
سمجھا ہوگا اور کبھی یہ نہیں کہا ہوگا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے ہمیشہ یہی
سمجھا جیسے وہ لسبیلہ کا رہنے والا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی جذبہ ہمارے تمام
ممبران اسمبلی میں پیدا ہونا چاہیئے کیونکہ ہم سب ایک ہیں چاہے وہ ژوب کا رہنے
والا ہو مسلم باغ کا رہنے والا ہو۔ کوہلو کا رہنے والا سبی یا ڈیرہ بگٹی کا
رہنے والا ہو۔ ہم سب ایک ہیں ہمیں ایک ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ ہماری منزل
ایک ہے اس منزل کے لئے جب تک ہم اکھٹے ہو کر رواں دواں نہیں ہوتے
تو میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ خطہ کبھی ترقی نہیں کرے گا آپ بلوچستان کی تاریخ
کو دیکھئے میں اپنے متعلق یہ کبھی نہیں کہونگا کہ میں سیاست جاننے والا ہوں میں تو
اپنے آپ کو کم علم سمجھتا ہوں میرے مقابلے میں بڑے بڑے لیڈر رہے سیاستدان
ہیں انہوں نے اپنی پوری زندگی اس میں گذار دی اور میں یہ گستاخی کرونگا اگر میں
یہ کہوں کہ میں نے سیاست نہیں دیکھی ہے آج بھی یہ حالت ہے کہ غریب لوگوں کا
روزانہ قتل ہوتا ہے کیا یہی جمہوریت ہے وہ سمجھتے ہیں یہی جمہوریت ہے میں اپنے
سیاستدانوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے ان لوگوں کے لئے کیا کیا! میں بار بار کہتا
ہوں کہ آپ ان لوگوں کی بہتری کے لئے بات نہیں کرتے ہیں؟ کیا کبھی آپ نے یہ بات
کی ہے کہ ہمیں ترقیاتی اسکیمیں چاہئیں۔ ہمیں سڑکیں چاہیئے ہمیں بجلی چاہیئے ہمیں ٹیوب ویل
اور تالاب چاہیئے؟ اور ان سے یہ نہیں ہوتا کہ وہ لوگوں کی غربت اور افلاس دور کریں
لیکن وہ کہتے ہیں کہ پہلے ہمیں اقتدار دو پھر ہم افلاس اور غربت دور کریں گے جہالت
دور کریں گے ہم جب آ جائیں گے تو ماشاء اللہ دودھ کی نہریں بہیں گی ہم ان سیاستدانوں

ہے یہ توقع نہیں کرتے آج اڑتیس سالوں سے پاکستان میں کیا کچھ نہیں ہو رہا ہے یہ آپ سب بھائیوں کے سامنے ہے آپ اپنے علاقوں کو دیکھیں میں نے بھی ان علاقوں کو دیکھا ہے میرا سر ان علاقوں کو دیکھ کر جھک جاتا ہے آج ہمارے علاقوں میں ایسے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے جسم پر ستر ستر پیوند لگے ہوئے ہیں کیا وہ اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ ان کے جسم پر ستر ستر پیوند ہوں۔ ہمارا بھی یہ ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر رہا ہے اور پچھلی حکومت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسے غیر آئینی طور پر توڑا گیا تھا میں اس کے حوالے بھی آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں آپ ان کی حکومت کا ایک سال دیکھیں اور موجودہ حکومت کا ایک سال دیکھیں آپ کو نظر آئے گا اس ایک سال میں ترقی ہوئی ہے۔ خوشحالی ہے اور ہر شعبہ زندگی میں ترقی ہوئی ہے تعلیم کو لیجیئے یا سپورٹس کو لیجیئے آپ زیارت کے علاقے کو جا کر دیکھیں یہ آپ کے سامنے موجود ہے وہاں ایک سال میں کیا تھا تشدد تھا لشکریت تھی لڑائی تھی اور جھگڑا تھا اس میں سارا وقت گزر گیا مرکز کیا ہے اور ہم کیا ہیں صوبے اور مرکز کے درمیان سارا اختلاف رہا اور چیف منسٹر صاحب کہتا تھا میں تو بڑا آدمی ہوں میں تو بہت بڑا آدمی ہوں۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں مرکز میں جا کر بات کروں اس کا نتیجہ کیا نکلا بلوچستان کے عوام کے لئے مشکلات پیدا ہوئیں اور عوام کو شدید نقصان پہنچا۔ یہ نقصان کسی اور کو نہیں پہنچا ہے آپ دیکھیں کہ بلوچستان کے عوام کو کیا ملا ہے میں یہ سوال اس لئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے بلوچستان کے عوام کو کیا ملا ہے کیا یہی بلوچستان کے عوام کی خدمت ہے جو وہ انجام دے رہے ہیں جناب اسپیکر میں تو یہ کہونگا کہ تقاضا اس امر کو دعوت دیتا ہے ہمیں تو تمام اصولوں کو ایک طرف رکھنا چاہیئے اور بلوچستان کی ترقی کو دیکھنا چاہیئے ہمیں بلوچستان کو استحصال سے نکالنا ہے بلوچستان کو جو پسماندگی کا تاثر دیا گیا ہے اس سے نکالنا ہے بلوچستان کو کہا جاتا ہے کہ یہاں غربت ہے پسماندہ ہے میں آپ کو مثال دینا چاہتا ہوں آج اگر ترقی کی راہیں کھل جائیں تو آپ کو سٹ ڈویژن کی تفصیلات کو دیکھیئے اس کے باغات کو دیکھیئے اس سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ یہ ترقی یافتہ ممالک کے برابر آ رہے ہیں۔ آپ نے ہماری حکومت کو بھی دیکھا ہوگا اور میں آپ

کو کہتا ہوں ذرا دس سال پیچھے کی سیاست کو پلٹ کر دیکھئے اس کے سیاستدانوں کو دیکھئے اس وقت کے سیاستدانوں کو دیکھئے اس وقت کیا حالت تھی لیکن اب مجھے یہ بتانے میں بڑی خوشی ہوتی ہے کہ اتنے سالوں میں بہت ترقی ہو گئی ہے اور ہر جگہ بجلی کے کھمبے لگے ہوئے ہیں جہاں ایک دو گھر ہیں وہاں بھی بجلی لگی ہوئی ہے ٹیوب ویل لگا ہوا ہے پانی نکل رہا ہے اور وہ لوگ جو وہاں پر رہنا نہیں چاہتے تھے آج یہ حالت ہے کہ لوگ یہاں بس رہے ہیں اور باغات بن رہے ہیں لہلہاتے کھیت بن رہے ہیں چاروں طرف نظر دوڑائیں آپ کو سبزہ زار کے بغیر کچھ نہیں ملے گا آپ کو نہ یہ ترقی چاہیئے یا دوسری ترقی چاہیئے اور جب دوسری ترقی چاہی اور اس کے لیے اتنی محنت کی تو اس کا انجام کیا ہوا اور لوگوں کو کیا دیا۔ سوائے اس کے پریشان ہوئے۔

جناب والا! ہم کام کریں خدمت کریں سڑک بنائیں اسکول بنائیں اس کے باوجود اگر کہیں کہ کچھ نہیں ہوا جب میں اخبار میں پڑھتا ہوں کہ لوگ جلوس نکالتے ہیں اور تقریریں کی جاتی ہے کہ یہ تو صرف دعوے ہیں ترقی کہاں ہے میں تو کہتا ہوں کہ اگر کسی کو ترقی نظر نہ آئے یہ کسی اور کا قصور نہیں ہے اور نہ اس میں ممبران اسمبلی کا قصور ہے عوام خود دیکھیں کہ کیا ترقی ہو رہی ہے پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ حکومت ترقیاتی اسکیمیں بناتی تھی اور یا مختلف محکمے اور پی اینڈ ڈی والے بناتے تھے اور آج ہمارے ممبران اسمبلی اپنے علاقوں کے لیے ترقیاتی اسکیمیں وہ خود بناتے ہیں اور خود دکھا دیتے بھیجتے ہیں اور خود اپنے ترقیاتی کاموں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اور ان تمام ممبران اسمبلی کو پورا پتہ ہوگا کہ انہوں نے اپنے علاقوں کے لیے کیا ترقیاتی کام کئے ہیں وہاں پر کیا ترقی ہوئی ہے یہ تو پوری طرح ممبران اسمبلی ہی بتا سکیں گے کہ انہوں نے اپنے علاقے میں کیا کچھ کیا ہے عوام کی کیا خدمت کی ہے عوام کے لیے کیا اسکیمیں پیش کی ہیں اگر یہ وہ خود بتائیں تو پھر حکومت کی کارکردگی ظاہر ہو گی اور وہ اپنے عوام کے سامنے سرخرو ہو جائیں گے (جناب والا! ہمارے پاس ترقیاتی کاموں کے لئے اتنی اسکیمیں ہیں اتنے منصوبے ہیں میں تو افسوس کرتا ہوں ہمارے پاس اتنے ترقیاتی کاموں کے لئے رقم نہیں ہے وسائل نہیں ہیں ہمارے محدود وسائل ہیں اور میں نے ہمیشہ مرکزی حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کی ہے کہ ہمیں پاپولیشن کی بنیاد پر ترقیاتی کام کے لئے رقم نہ دیں

بلکہ ہمارے حالات دیکھیں ۔ ہمارے وسیع علاقے کے حالات کو دیکھیں اگر پاپولیشن کی بنیاد پر ہمیں رکھا گیا ہم ترقی کی اس منزل کو نہیں پہنچ سکیں گے علاقے کے مطابق ہمیں ترقیاتی کاموں کے لئے رقم دی جائے ۔ میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ آپ بجلی کو دیکھیں اور اگر ہم مکران تک بجلی پہنچانا چاہتے ہیں تو اگر صرف آبادی کو مدنظر رکھیں تو آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کبھی نہیں ہو سکتا ہے اور مکران میں بجلی نہیں پہنچ سکتی ہے اس لئے میں نے یہ مرکزی حکومت کو کہا ہے کہ آپ اس اصول کو نظرانداز کر دیں اور ہمارے عظیم صوبے کے وسیع علاقہ کو اور اس کے رقبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ترقیاتی اسکیموں کے لئے رقم منظور کریں ہمارا صوبہ پورے پاکستان کا ستیالیس فیصد حصہ ہے ۔ ہمارے پورے کوئٹہ ڈویژن کو آپ لیں یہ پورے فرنٹیئر کے صوبے کے برابر ہے اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے اس وسیع صوبے کو کتنی ترقی کی ضرورت ہے ۔ تاکہ ہم اپنے ان وسیع علاقوں میں سڑکیں بنا سکیں اور ترقیاتی کام کر سکیں اب ہماری کئی قومی سڑکیں ہیں یہ ابھی تک مرکزی حکومت کی تحویل میں ہیں اور ان کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی مرکزی حکومت کے پاس ہے میں نے بار بار مرکزی حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے یہاں پر کئی مرکزی وزیر صاحبان آئے ہیں اور صدر صاحب اور جناب وزیر اعظم صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ نیشنل ہائی وے اب بالکل خراب ہو چکا ہے یہ پرانی ساخت کا بنا ہوا ہے اس پر اب آمد و رفت بھی بڑھ چکی ہے اب ضرورت یہ ہے کہ اس سڑک کو مزید چوڑا ہونا چاہیئے مزید مضبوط ہونا چاہیئے تاکہ یہ ٹریفک کے بھاری بوجھ کو برداشت کر سکے میں اس کے لئے کوشش کر رہا ہوں پھر جب آپ اس پر خود سفر کریں گے تو اس کو آپ بہتر سے بہتر پائیں گے اور آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ آپ کسی غیر ملک کے ہائی وے پر سفر کر رہے ہیں یہ ہم چاہتے ہیں اور مجھے توقع ہے آپ حضرات کے تعاون سے ایسا ضرور ہوگا جناب والا ! اس کے علاوہ ہماری آبپاشی کے نہایت اہم منصوبے ہیں اور اس کے لئے جیسا کہ ایم پی اے صاحبان نے بھی بہت اسکیمیں دی ہیں مثلاً زیارت کے علاقے میں ڈیلے ایکشن ڈیم کی ضرورت ہے اور اس طرح دوسرے علاقوں میں پر ڈیکشن بند کی ضرورت ہے اس کے علاوہ کئی ایسے علاقے ہیں جہاں پانی کی بہتات ہے وہاں ٹیوب ویل لگانے کی ضرورت ہے ۔

جہاں پانی کی افراط ہو وہاں پانی کی اسکیمیں بنائی جا رہی ہیں اور وہاں ٹیوب ویل
لفٹ کئے جائیں گے ہر علاقے میں سوسائیٹیز بنائی جائیں اور مجموعی اسکیمیں بنائی جائیں
تاکہ غیر آباد علاقہ زیادہ آباد ہو سکے۔ ہمارا قلات کا علاقہ جو نہایت وسیع
علاقہ ہے اور شہر قلات جو قلات اسٹیٹ کا دارالخلافہ رہا ہے اس کی حالت
دیکھ کر بھی مجھے افسوس ہوتا ہے کہ پتہ نہیں ہے کہ اس علاقے کو ماضی میں کس
وجہ سے نظر انداز کیا گیا لیکن میں نے فوری طور پر محسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس
علاقے کی ترقی انتہائی ضروری ہے انشاء اللہ جو علاقے ماضی میں نظر انداز ہوئے
ہیں ان پر ہم پوری توجہ دیں گے لوگوں کے اتنے مطالبے ہوتے ہیں اتنی درخواستیں
جمع ہو جاتی ہیں کہ عوامی رابطہ میں پوری بوریاں بھر جاتی ہیں اس سے آپ اندازہ
کر سکتے ہیں ہمارے مسائل کس قدر ہیں۔ جناب والا! آپ اس سے اندازہ کر سکتے
ہیں ہمارے مسائل کس قدر زیادہ ہیں جب میں کسی علاقے میں جاتا ہوں تو دور دراز
علاقوں میں ایک دو گھنٹے صرف مسائل سننے میں لگ جاتے ہیں اسکے علاوہ مسائل کے
ڈھیر لگ جاتے ہیں اسکے لیے چاہیئے کہ لوگوں کے ساتھ ہمارا رابطہ زیادہ ہو جائے
اس طرح ہی کا غذوں کے پلندوں میں کمی آ سکتی ہیں میں اس پر توجہ دے رہا
ہوں اور وزراء صاحبان سے میں نے کہا ہوا ہے کہ جس قدر ہو سکے عوامی رابطہ رکھیں
عوام سے قریب رہے اور اسکے علاوہ میں پارلیمانی سیکرٹریوں۔ ایڈوائزر صاحبان
ایم پی اے حضرات سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بھی عوامی رابطہ کی مہم پر نکلیں گے تاکہ عوام
میں جو غلط تاثر پھیلا ہوا ہے کہ بلوچستان پسماندہ ہے یہ ایک داغ ہے اور میں اس داغ
کو مٹانا چاہتا ہوں۔ اور انشاء اللہ آپ سب کے تعاون سے یہ تاثر ختم ہوگا
جناب والا۔ یہ نہیں کہ میں اپنی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا اب دیگر باتوں سے
ہٹ کر لا اینڈ آرڈر کے مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں
جناب والا! بلوچستان کا وسیع تر علاقہ ہے مجھے یہاں امن و امان کی صورت حال پر
اظہار کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے اسمیں اللہ کا کرم اور مہربانی شامل
حال ہے اسکے ساتھ ہی ساتھ ممبران اسمبلی کا تعاون بھی ہے میں بلوچستان کے عوام کا شکر
گزار ہوں انکا ممنون و مشکور ہوں کہ یہاں کے عوام نے یہ محسوس کیا
کہ امن و سکون ضروری ہے آپنے دیکھا ہوگا کہ روزانہ جلسے ہوتے ہیں جلوس

نکلتے ہیں لیکن ملاحظہ فرمائیں کہ ایک اینٹ بھی ادھر سے ادھر نہیں ہوتی اسکے لئے
میں بلوچستان کے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں انکو سلام کرتا ہوں انہوں نے اس حکومت
کو اپنی حکومت سمجھا اور لاء اینڈ آرڈر برقرار رکھنے کے لئے تعاون کیا ہے ایم پی اے
صاحبان کے تعاون کے بغیر یہ چیز ناممکن تھی آپنے دیکھا ہوگا اخبارات میں آپ پڑھتے
ہونگے کہ جو شخص بھی قانون توڑنے کی کوشش کرتا ہے یا کوئی ڈاکو جرم کرنے کے بعد فرار نہیں
ہوسکتا۔ اللہ کی مہربانی سے جو بھی ڈاکو آیا وہ یا تو مارا گیا یا پکڑا گیا میں
اسکی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا مفاد عامہ کا تقاضہ بھی ہے کہ میں اسے بیان نہ کروں
جناب سپیکر! آپ بلوچستان کے نقشہ پر نگاہ ڈالیں۔ ایک طرف اسکے افغانستان
ہے دوسری طرف روشیا جو سپرپاور کہلاتا ہے میں بلوچستان کے عوام کو سلام پیش
کرتا ہوں اور خاص طور پر سرحد پر رہنے والے عوام یعنی چمن کے رہنے والوں
اور انکے نمائندہ ہماری اسمبلی کے ممبر نصیر باچا کو سلام کرتا ہوں لوگ کہتے ہیں
کہ بلوچستان کے عوام پاکستان کو نہیں چاہتے میں کہتا ہوں وہ ذرا حالات کا جائزہ لیں صورت
حال کو دیکھیں اگر بلوچستان کے عوام پاکستان کو نہیں چاہتے تو پھر آج یہاں کوئی اور صورت
حال ہوتی ان حالات میں جب ان پر بمباری ہوتی ہے شیلنگ ہوتی ہے مکانات گرتے
ہیں لوگ شہید ہوتے ہیں لیکن انہوں نے پھر بھی اس کو محسوس نہیں کیا انہوں نے پھر بھی
نہیں کہا کہ کم از کم پناہ لینے کے لئے کہیں اور چلے جائیں۔ جناب والا! یہ بہت بڑی بات
ہے بہت بڑی چیز ہے ہم جس قدر فخر کریں کم ہے (تالیاں)
جناب والا! ایسے علاقے مثلاً نوشکی۔ چاغی۔ دالبندین اور تفتان وغیرہ جیسا میں نے
کہا کہ ہمارا علاقہ بڑا وسیع ہے ہم انکو کیسے بتائیں اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کو مالا مال کیا
ہے ماربل وہاں پر ہے وہاں ماربل کے بادشاہ ہیں کیا نہیں ہمارے علاقے میں
وہاں سینڈک پراجیکٹ ہے انشاء اللہ سینڈک پراجیکٹ پر کام شروع ہوجائیگا
تو مجھے یقین ہے کہ چاغی ضلع کی حالت تبدیل ہوجائے گی ان کی تقدیر بدل جائے گی لیکن وہ
اس صورت میں کہ ہم مل جل کر کام کریں اگر ہم دیکھیں کہ اس علاقے کو مزید رقم
کی ضرورت ہے یا زیادہ پسماندہ ہے ہمیں چاہیئے کہ اسے پسماندگی سے
نکال کر ترقی کی منزل پر پہنچا دیں میں عرض کرونگا کہ کوئٹہ کے نزدیک ترین علاقے پشین

اور چمن کے عوام قابل مبارکباد اور قابل تعریف ہیں۔ اس لئے میں دونوں علاقوں کے عوام کو اسلام پیش کرتا ہوں۔ جناب والا! اس سے بہت کم ملی فروزی سمجھتا ہوں کہ کچھ ذکر کروں جب سے جنرل ضیاءالحق صاحب حکومت آئی ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ مارشل لاء ضرور تھا لیکن یہاں مارشل لاء کے ہوتے ہوئے بھی لوگوں نے محسوس نہیں کیا کہ بلوچستان میں مارشل لاء ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ یہاں ہمیشہ چادر اور چاردیواری کا احترام کیا گیا ساتھ ہی جنرل ضیاءالحق صاحب نے بلوچستان کی ترقی پر زور دیا آپ بجلی کے پھیلاؤ کو دیکھیں یہ بھی انکا اہم کارنامہ ہے کوئٹہ میں سوئی گیس لانا اور سب سے اہم جمہوریت لانا اور اسے فروغ دینا یہ کارنامے بھی جنرل ضیاءالحق صاحب کے ہیں جو انہوں نے سرانجام دیئے (تالیاں) جناب والا! انہوں نے غیر سیاسی الیکشن کروائے حالانکہ وہ جنرل تھے لوگوں نے سوچا کیا وہ اقتدار سونپیں گے یا نہیں۔ آپ نے دیکھا اس شخص نے وعدہ کیا تھا اور پھر آپ کو عوامی حکومت دیکر جمہوریت آپکی جھولی میں ڈال دی جناب والا جمہوریت ہماری جھولی میں آگئی اب اگر اپنی نااہلی سے جمہوریت کی پاسبانی نہ کرسکیں تو اس میں جنرل ضیاء کا کیا قصور ہے؟ جناب والا! اسمیں انکا کوئی قصور نہیں میں سمجھتا ہوں ایسے دل والے بہت کم ہوتے ہیں اللہ نے انکو سب کچھ دیا تھا۔ اقتدار دیا ہے فوج ان کے تابع ہے پھر بھی وہ جمہوریت اور سول حکومت سب کچھ آپکو دی ہے ایسے دل والے تاریخ میں بہت کم ہوتے ہیں جناب والا اسکے بعد میں وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو صاحب سے متعلق عرض کرونگا انہوں نے محسوس کیا کہ بغیر جمہوریت کے سول حکومت نہیں چل سکتی کہ حالانکہ مصلحت ہوتی ہے لیکن انہوں نے کہا کہ دو چیزیں نہیں چل سکتیں اس بارے میں ممبران قومی اسمبلی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں انکو مبارکباد دیتا ہوں انہوں نے جمہوریت لانے کے لئے تعاون کیا آپ دیکھ رہے ہیں آپکے سامنے سول حکومت چل رہی ہے جناب والا انہوں نے محسوس کیا کہ سیاسی پلیٹ فارم کے بغیر سیاسی عمل نہیں چل سکتا جمہوریت قائم نہیں ہوسکتی لہذا قومی اسمبلی کے ممبران سینیٹر صاحبان اور صوبائی اسمبلی کے ارکان نے قومی مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے سیاسی جماعت میں شمولیت اختیار کی اور اپنی خدمات عوام کے سامنے پیش کر دیں جناب والا یہ ایک جرأت مندانہ قدم تھا اگر ممبران اسمبلی یہ قربانی نہ دیتے تو آج آپ کے سامنے کیا ہوتا؟ میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔

لیکن میں اتنا ضرور کہونگا کہ جمہوریت کی اتنی نشوونما نہیں ہوئی تھی جناب والا میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ڈویلپمنٹ کیا ہوتی ہے اور ڈویلپمنٹ کا مطلب کیا ہے اس کا مطلب ہے ترقی ۔ ترقی کے بغیر اس ملک میں استحکام نہیں آسکتا ہے ترقی کے بغیر اس ملک میں سیاسی شعور نہیں آسکتا اب میں سیاسی شعور کی باتیں کرنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ اس کا تعلق سیاسی شعور سے ہے اب اگر ڈویلپمنٹ نہ ہوتی ترقی نہ ہوتی اور ہم سب مل کر ترقی کے اسباب تلاش نہیں کرتے اور ایسی دوسری چیزیں جو اس ملک کی خوشحالی کے لیے انتہائی مہلک ثابت ہوتی ہیں آپ آزادی کو دیکھ لیجئے آج آپ کے سامنے ترقی ہے خوشحالی ہے جو لوگ جلسے کرتے ہیں جلوس نکالتے ہیں یہ بڑی اچھی چیز ہے لیکن گالیاں بھی پڑھتی ہیں ہیں زندہ باد مردہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں جیسا کہ میں نے ابھی بتایا تھا کہ میں گذشتہ روز قریب کی بستی میں گیا تھا وہاں معصوم بچے میرے حق میں نعرے لگا رہے تھے اس موقع پر میں نے کہا تھا کہ یہ بچہ زندہ باد کا نعرہ لگا رہا ہے اسے کیا معلوم کہ زندہ باد کا نعرہ کیا ہوتا ہے اور مردہ باد کا نعرہ کیا ہوتا ہے اسے کہہ دیا گیا کہ زندہ باد تو وہ کہتا ہے زندہ باد اور ہم نے اسے بتا دیا مردہ باد تو وہ کہتا ہے مردہ باد ۔ آپ آفرین کہیں اس جمہوریت کو اور اس جمہوری حکومت کو جس میں بہت کچھ ہوا ہے اور پھر آپ کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوا میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں ۔ پھر اس پہ آپ کہتے ہیں کہ آزادی نہیں ہے یہ بڑے افسوس کا مقام ہے اگر آزادی نہیں ہے تو میں آپ سے یہ سوال کرونگا کہ پھر وہ کونسی آزادی ہو سکتی ہے آپ دوسرے ممالک میں جائیے آپ آزاد ممالک میں جائیے اور دیکھئے کہ جس قسم کی آزادی پاکستان کے عوام کو اس قلیل عرصہ میں ملی ہے میں سمجھتا ہوں کہ زندگی میں کبھی بھی نہیں ملی ہوگی اور یہ اس وقت مضبوط تر ہو سکتی ہے جب ہمارے جمہوری ادارے زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں ۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے اور اگر یہ ڈھائی تین سال عرصہ ہم نے انتظار کر لیا تو یہ عرصہ کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ گذر جائے گا اگر ہم نے اس میں کوئی حرکت کی کوئی کوتاہی کی اور دوراندیشی سے کام نہیں لیا اور اس جمہوریت کا خیر مقدم نہیں کیا

تو اس کی ذمہ داری ہم سب پر ہوگی جناب والا! اس جمہوریت کو جسے لوگ آدھی جمہوریت کہتے ہیں میں اسے پوری جمہوریت کہتا ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر آپکو نہ اسپیکر نظر آئے گا نہ یہ اسمبلی نظر آئے گی نہ یہ وزیر نظر آئیں گے اور ہماری بہن فضیلہ عالیانی جو آزاد بینچ پر بیٹھی ہیں وہ بھی آپکو نظر نہیں آئینگی اسلیئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ملک کو ترقی دیں اس ملک میں خوشحالی کے لیے کوشش کریں جو ہم کر رہے ہیں۔ جناب والا! اس ملک میں لوگوں کا ایسا ذہن بن چکا ہے میں جس کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ٹھیک ہے لیکن میں ان محب وطن لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں ویسے بھی محب وطنی کا کسی نے ٹھیکہ نہیں لیا کیونکہ یہ ملک اور خاک وطن ہم سب کی ہے اس لیئے ہم سب کا فریضہ بنتا ہے کہ ہم سب ملکر اس خطے کی عزت و وقار اسکی سالمیت و استحکام کو سب سے اولیت دیں جناب والا اگر ہم نے فرض کو نہیں پہچانا اور ہم نے اپنے ملک کے لیئے کام نہیں کیا اس کی خدمت نہیں کی اور لوگوں کو مایوس کیا تو پھر ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ لوگ ہمارے قریب نہیں آئیں گے جناب والا! وہ اپنا کام کریں ہم اپنا فرض ادا کریں گے اگر ہم نے اچھے کام کیئے تو مجھے یقین ہے کہ عوام ضرور ہماری قدر کریں گے اور مجھے امید ہے کہ یہ حکومت آئندہ بھی برسراقتدار آئے گی اور اچھے ووٹوں سے آئے گی میں اپنی حکومت کے تمام دوستوں کو کہونگا میں ایک چھوٹا آدمی ہوں سیاستدان بھی نہیں ہوں یہاں پر کوئی بابا ہے اور کوئی بابائے بلوچستان ہے اور میں ان تمام کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ آپ سیاست کو سیاست کے طریقے سے کریں اور سیاست کو عملی طور سے فروغ دیں۔

مسٹر اسپیکر:

جام صاحب آپ اپنی تقریر مختصر کرلیں تو بہتر ہوگا۔

وزیراعلیٰ

جناب والا! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے تقریر کرنے کی اجازت دی اس کے ساتھ میں اسمبلی کے ہر فرد اور ہر رکن کا بھی انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے نہایت تحمل سے سنا اور ایک بار پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں ترقیاتی پروگرام پر کچھ روشنی ڈال سکوں اور اپنا نقطہ نظر بیان کر سکوں اب پراچہ صاحب بلوچستان کے ترقیاتی پروگرام کے متعلق تفصیلی طور پر بتائیں گے کہ اس فیلڈ میں موجودہ حکومت نے کیا کچھ کیا ہے اور اس کے ساتھ میں اپنے معزز اراکین اسمبلی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں (تالیاں)

میاں سیف اللہ خان پراچہ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو جناب لیڈر آف دی ہاؤس کے حکم کے مطابق حکومت بلوچستان کے ترقیاتی پروگراموں کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اس سے پہلے کہ میں اے ڈی پی اور بجٹ کے فیگرز کے متعلق بیان کروں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پہلو کو پہلے بیان کروں جس کے متعلق وزیر وزیراعلیٰ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے۔

جناب والا! جہاں حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس کے اچھے کارناموں کی تعریف کی جائے وہاں اس حکومت کی کمزوریوں کی پردہ پوشی بھی نہ کی جائے چنانچہ اس پالیسی کے مطابق جو پہلا مسئلہ ہے کیو ڈی اے اور کوئٹہ کارپوریشن کے درمیان اس پر میں کچھ روشنی ڈالونگا۔ صدر ضیا الحق کے مارشل لاء کے دوران بلوچستان میں بہت ترقی ہوئی انہوں نے اس صوبے کے ساتھ بڑی شفقت کی۔ میں دوبارہ اس بات کو دوہراؤں گا کیونکہ لیڈر آف دی ہاؤس نے بڑی تفصیل سے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جہاں پر اچھے کام ہوئے ہیں لازمی ہے وہاں پر خامیاں بھی رہ گئی ہونگی کیو ڈی اے کا جو معاملہ ہے اس میں بہت سی خامیاں رہ گئی تھیں ایک پل جو سریاب روڈ اور زرغون

روڈ ایکسٹینشن کو ملانے کے لئے بنایا گیا تھا جب اس کا افتتاح کیا گیا تو اس افتتاح کے موقع پر وزیراعلیٰ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا میں بالکل ان سے اتفاق کرتا ہوں مگر ماضی کی بعض پلاننگ ماضی کی خراب یاں ماضی کی سڑکیں جس طرح بنائی گئیں۔ ماضی میں کھوکھاجات کی اجازت دی گئی اور ماضی کی غلطیوں سے جواب لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے اب اس کی ذمہ داری ہم پر ہے۔ ہم کوشش کر یں گے اور کر رہے ہیں کہ انہیں دور کریں۔ میں ایک مثال آپ کو دونگا سٹیلائٹ ٹاؤن سیوریج سسٹم کی پلاننگ کی پلاننگ کہ آپ داد دیں گے کیا ہوشیار لوگ تھے اب حکومت میں موجود ہیں اور بڑے اچھے عہدوں پر فائز ہیں انہوں نے کیا کیا؟ عموماً سیوریج سسٹم میں یہ ہوتا ہے کہ اس کام کو پہنچنے سے پہلے شروع کرتے ہیں تاکہ گندے پانی کی نکاسی ہو سکے۔ کیونکہ سارے سٹیلائٹ ٹاؤن شہر کے گندے پانی کو نیچے جاتا ہے۔ تاکہ پہلے گندے پانی کے نکاس کا انتظام ہو اور پھر اس کو آگے بڑھایا جاتا ہے گھروں سے ملایا جاتا ہے اور پھر اس کے کنکشن بڑی بڑی نالیوں سے ملائے جاتے ہیں مگر ہمارے منصوبہ بندی اور کیو ڈی اے کے افسران اتنے لائق تھے کہ انہوں نے کنکشن دینے اوپر سے شروع کر دیئے یعنی اوپر کی طرف سے گھروں کو پہلے کنکشن دیا اور اب وہ گندہ پانی کہاں جائے۔؟ (تالیاں) اور اگر اب شلواریں اوپر کر کے نہ چلیں تو کیسے چلیں حال ہی میں ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے چیف منسٹر کی ٹیم کو حکم دیا ہے وہ اس سارے معاملات کو دیکھے اور یہ ذمہ داری ٹھہرائے کون افسران ایسے تھے جنہوں نے غلط منصوبہ بندی کی ہے اور یہ غلطیاں کی ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے میں جناب وزیراعلیٰ صاحب کے حکم کے تحت کارروائی شروع کر رہا ہوں آفیسرز گیلری میں ایڈیشنل چیف سیکریٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ سن رہے ہیں بالکل متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور ان شاء اللہ میں اس معاملے کی رپورٹ اس ایوان کے سامنے رکھوں گا کہ چیف منسٹر ٹیم کا کیا نتیجہ نکلا ہے (تالیاں) اس علاقے سے بھی ایک نمائندہ منتخب ہو کر آیا ہے اور وہ کوئٹہ میونسپل کارپوریشن میں بیٹھا ہوا ہے اگر آپ دیکھیں کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کی آمدنی کا کھاتہ اور اس کا کون ذمہ دار تھا؟ کس کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا دوسری طرف میرے ساتھی لوکل گورنمنٹ کے وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے بھی گذارش کروں گا کہ وہ خیال کریں۔ کوئٹہ کارپوریشن ہے اس کا ٹراعلاقہ ہے اور اب کیو ڈی اے کا علاقہ بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔

کوئٹہ چنگی پر ہے اور اس میں بھی ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ اس چنگی میں کمی کی جائے آپ دیکھیں یہ کارپوریشن کب تک چنگی پر چلے گی مجھے تو سمجھ نہیں آتی ہے جب تک لوگ اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کریں گے اور جب تک لوگ میونسپل ٹیکس ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کریں گے اور جب تک ان بڑھتی ہوئی آبادیوں کا بوجھ کم نہیں کیا جائے گا یہ میونسپل کارپوریشن کا ٹھیک طریقے سے کام کرنا مجھے مشکل نظر آتا ہے اور اس کے متعلق تفصیل سے تو میرے ساتھی وزیر بلدیات بتائیں گے جہاں تک میرا تعلق تھا میں نے آپ کے سامنے پوری حقیقت رکھ دی ہے کہ ماضی کی غلطی کو ہم اور جناب جام صاحب اور یہ کابینہ اس حد تک قبول کرنے کے لئے تیار رہے کہ جو غلطیاں ہوئی ہیں ان کو ٹھیک کرنا ہے اس سے زیادہ نہیں مگر جب یہ کام شروع ہو تو ایک مسئلہ سامنے آجاتا ہے جب لاٹھی اٹھائی جاتی ہے تو پھر سفارشیں آنا شروع ہو جاتی ہیں کہ فلاں کو چھوڑ دو فلاں کو چھوڑ دو اس کے لئے تو ہمیں سب کے ساتھ ایک معیار رکھنا ہوگا یا تو ہمیں ذمہ داریاں ٹھہرانی پڑیں گی اور متعلقہ افراد کے خلاف ایکشن لینا پڑے گا اور یا پھر ہم اتنا فراخ دل ہو جائیں کہ سب کو چھوڑ دیں اور ہمارے پاس اتنا پریشر آنا شروع ہو جاتا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک نہیں ہو سکے گا تاہم اب یہ بال چل پڑا ہے انکوائری ہو رہی ہے اور انکوائری کے بعد یہ مسئلہ آ جائیگا۔ اس وقت تک جام صاحب نے یہ حکم دیا ہے کہ صفائی کا ہفتہ منایا جائے۔ چنانچہ اب کیو ڈی اے صفائی کا ہفتہ منا رہی ہے اور دوسری طرف یہ طے ہوا تھا اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب کی زیر صدارت میٹنگ ہوئی تھی جس میں لوکل گورنمنٹ کے افسران آئے تھے میئر کوئٹہ آیا تھا اور کیو ڈی اے افسران بھی تھے مسئلہ یہ تھا کہ کیو ڈی اے کے علاقے میں میونسپل فنکشن کی ذمہ داری کس کے سر ہونی چاہیئے یہ وضاحت کی گئی کہ اس علاقہ کا ایک منتخب نمائندہ ہے جس نے کارپوریشن کے لئے یہاں سے ووٹ لئے ہیں اور اب وہ کارپوریشن کے اندر بیٹھا ہوا ہے اور یہ کیو ڈی اے کی حدود بھی کارپوریشن کی حدود میں ہیں لہٰذا مناسب یہ ہے کہ یہ کارپوریشن ہی اس میونسپل فنکشن کی ذمہ دار ہے یہ فیصلہ مارچ میں ہوا تھا اور اب اکتوبر ہے اتنے مہینے ہو گئے ہیں کارپوریشن نے اپنے ذمہ نہیں لیا ہے

کچھ اس سلسلے میں اختلافات ہیں چیف سیکرٹری صاحب بلوچستان نے اس سلسلے میں ایک میٹنگ طلب کی ہے اور اگر اس میں بھی طے نہ ہوا تو منسٹر لوکل گورنمنٹ کی زیر صدارت چیف منسٹر صاحب یہ طے کریں گے اس وقت تک جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا ہے اور فائنینل ذمہ داری ایک ادارے کو نہیں دی جاتی اس وقت تک کیو ڈی اے صفائی کا مکمل انتظام کرے گا یہ احکامات بھی جاری ہو چکے ہیں میں نے اس کا ذکر کرنا اس لئے ضروری سمجھا ہے کیونکہ چیف منسٹر صاحب نے اس کا ذکر کیا ہے اور جناب اسپیکر صاحب میں نے آپ کے توسط سے ایوان کے تمام ممبران کو صحیح پکچر پیش کر دی ہے۔ جناب والا اب میں دوسری طرف آتا ہوں آپ کو حکومت کی ترقیاتی پالیسیوں کے مطابق بتاتا ہوں اور اس میں کیا ہو رہا ہے جناب عالی! آپ جانتے ہیں کہ بنی نوع انسان نے کئی مراحل سے گزر کر ترقی کی ہے پہلے وہ شکاری تھا اور شکاری کے بعد ایک خانہ بدوش کی زندگی اختیار کی اور اس کے بعد وہ زراعت کے شعبے سے وابستگی اختیار کر گیا اور اس نے بعد میں صنعتی سوسائٹی کو اپنا لیا یہ انسانی ترقی کے راستے اور مختلف مراحل سے انسان گزرا۔ ہمارے صوبہ بلوچستان میں جیسا کہ جناب کو پتہ ہے آپ کو بھی یاد ہوگا کہ یہی درہ بولان ایسا خانہ بدوشوں سے بھر جاتا تھا کہ وہاں پر گاڑی نہیں گزر سکتی تھی تو یہ ہماری موجودہ حکومت کی پالیسی ہے خانہ بدوشی سے تبدیل کر کے عام بلوچستان کے لوگوں کو زندگی شعبہ زراعت کی طرف دلائی جائے یہ موجودہ حکومت کی پالیسی کا لب لباب ہے لہٰذا اس کے لئے مین ٹارگٹ زراعت ہے کیونکہ ہمارا پانی بہت قیمتی ہے اور بہت مہنگا پانی ہے ہمارے پاس جو دریا ہیں وہ بارش کے بعد بہتے ہیں ماسوا پٹ فیڈر کینال کے ہمارے پاس ایک کینال بھی نہیں ہے اور سبیلہ میں ایک حب کینال ہے ان دو شاخوں کے علاوہ ہماری زیادہ تر زراعت بارش کے پانی پر ہے خشکابہ پر ہے یا فلڈ ایریگیشن پر ہے یا ہماری زراعت ٹیوب ویل اور کاریزوں پر منحصر ہے لہٰذا ہمارا پانی بہت قیمتی پانی ہے اس حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ فروٹ فارم اور ویجیٹیبل فارمز کو زیادہ سے زیادہ ترقی دیں تاکہ فی ایکڑ پیداوار بڑھائی جا سکے اور اس سے ہم لوگوں کو خوشحالی کا راستہ دکھا سکیں لہٰذا یہ ہمارا مین ٹارگٹ ہے۔ ہم نے اپنے صوبے میں پانی کے ذرائع کو ترقی دینا ہے فلڈ کے پانی کو روکنے کے لئے اسکیمیں بنائی ہیں اور ہمیں

اسکے لئے نہ ذات ڈیم اور ویئر بنانے ہونگے اور یہ ضروری ہیں چنانچہ یہ بن بھی رہے ہیں کاریزیں ہیں ان کی صفائی پر زور دے رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ صفائی اپنی جگہ پر ہے مگر ہمیں زیر زمین پانی بھی بڑھانا ہوگا اس کے لئے ڈیم بنانے ہونگے تاکہ کاریزوں میں پانی آسکے اس پر ہماری پوری توجہ ہے آپ جانتے ہیں بلوچستان تو ایک ریگستانی علاقہ ہے اور ہمارے لئے کوئی اور راستہ نہیں ہے اور جہاں پانی کی ضرورت ہے ہم وہاں ٹیوب ویل لگائیں گے اور اس پر بہت زور ہے اور ساتھ گراؤنڈ واٹر سورس کو بڑھانا ہوگا ۔

جناب اسپیکر ۔ ہمیں جاپان سے سروے کا ایک نرالا پروگرام ملا ہے وہ ہیلی کاپٹر بام واٹر سروے کا پروگرام ہے ہم جاپان کے بہت مشکور ہیں یہ ہمارا دوست ملک ہے انہوں نے ہمیں ہیلی کاپٹر بام گیما رے سروے کا پروگرام دیا ہے اس کو ہم نے ضلع کوئٹہ اور قلات سے شروع کیا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک ہوائی جہاز تھا جو ان دو اضلاع پر اڑتا رہا اور معلومات حاصل کرتا رہا اور یہ ٹیکنیکل ڈاٹا اکٹھا کرتا رہا اور اب یہ اعداد و شمار جاپان لے جائیں گے جہاں وہ کمپیوٹر کے ذریعے اس کے نتائج نکالیں گے اور پھر ہمیں بتائیں گے کہ زیر زمین پانی کے ذخائر کہاں کہاں ہیں اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو بلوچستان کی ہر وادی میں اسکو بڑھا دیں گے تاکہ ہمیں پانی کے ذخائر معلوم ہوسکیں یہ جاپان کی امداد سے ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا کارنامہ ہے ہماری حکومت کا ۔ ہمارے وزیراعظم صاحب نے بھی اپنے پانچ نکات میں گاؤں میں بجلی پہنچانے پر بڑا زور دیا ہے اور ہمارا بھی اس طرف بڑا زور رہے ہر گاؤں میں بجلی پہنچائی جانا چاہیئے تاکہ لوگ نہ صرف زراعت میں ترقی کرسکیں بلکہ سوشل سیکٹر میں بھی بجلی سے فائدہ اٹھا سکیں یہ خدا کی بہت نعمت ہے ۔ جناب اسپیکر اس مارکٹ میں اور بھی کئی شعبے متعلق ہیں مثلاً فارم ٹو مارکیٹ روڈ اگر یہ نہیں تو زرعی پیداوار کیسے منڈی تک پہنچے گی ؟ اگر وقت پر نہیں پہنچے گی تو سڑ جائیگی یا اسکی کوالٹی گر جائے گی اس سے ہمارے کاشتکار کو نقصان ہوگا لہٰذا اس پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے اسکے بعد لینڈ ڈیولپمنٹ اور لینڈ لیولنگ) نہ ذات کی تعمیر ہے بلڈوزر ہاورز کی بے انتہا مانگ ہے اور جس طرح مانگ ہے تو میرے خیال میں اگر پانچ سو بلڈوزر اور ہمارے پاس کل بلڈوزر ایک سو پچاس ہیں

بھی ہوں تو اس مانگ کو پورا نہیں کر سکتے اس بارے میں تفصیل میرے رفیق کار وزیر زراعت ہی بتلا سکیں گے تاہم اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے لوگ بلڈ ورز میں کس قدر دلچسپی لے رہے ہیں ایک وقت تھا جب بلڈوزر خالتو پڑے رہتے تھے اور کام نہیں ہوتا تھا جبکہ اب تیز رفتاری کے ساتھ کام ہو رہا ہے جناب والا! ہم نے سوشل سیکٹر کو نظر انداز نہیں کیا یہ بہت ضروری ہے اس طرف بڑی توجہ ہے وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کا میں ذکر کرتے ہوئے عرض کرونگا کہ سات سو پرائمری اسکول سالانہ کھولنے ہیں اور ہمارے ٹوٹل گاؤں چھ ہزار آٹھ سو ہے جبکہ ہمارے پرائمری اسکولوں کی تعداد گاؤں میں چار ہزار تین سو موجود ہیں ہمارا ٹارگٹ ہے کہ ہر گاؤں میں دو۔ دو پرائمری اسکول ہوں ہم اسکی طرف بڑی توجہ دے رہے ہیں یہ ایک سوشل سیکٹر ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اسے ترقیاتی سیکٹر تصور کیا جائے کیونکہ تعلیم کے بغیر ترقی کرنا ممکن نہیں ہیلتھ کے بارے میں عرض کرونگا کہ ہر یونین کونسل کے علاقے میں ایک بیسک ہیلتھ یونٹ بلکہ ہر ضلع ہیڈ کوارٹر میں ہسپتال ہونے چاہیئے جناب والا! اسکے بعد میں وزیر اعظم کے پانچ نکات بیان کرنا چاہتا ہوں جس پہ ہم عمل کر رہے ہیں۔ جناب والا! پانچ نکات میں سے تین نکات پہ حکومت انتالیس کروڑ روپے خرچ کر رہی ہے اس کے تحت پہلا پروگرام بے روزگاری کا خاتمہ کرنا ہے صوبائی حکومت نے ہزاروں جابز نکالی ہیں اخباروں میں باقاعدہ انکی ایڈورٹائزنگ ہو رہی ہے جابز نکالی جا رہی ہیں جناب والا۔ صوبے کے ترقی صرف حکومت کی ملازمت سے پورا نہیں ہو سکتا اسکے لیئے جب صوبے کی اقتصادی حالت بہتر ہو گی تو اس کے نتیجہ میں لازمی خود ملازمتوں کے مواقع میسر کریگا اسکے ذریعہ ہم بیروزگاری پر قابو پا سکیں گے تاہم یہ ضروری تھا کہ اسکا ذکر کروں۔ تعلیم کا میں نے ذکر کر دیا اب بجلی کے بارے میں عرض کرتے ہوئے کہونگا کہ ہمارے پرائم منسٹر صاحب کی خواہش ہے کہ ہر گاؤں میں بجلی پہنچائی جائے اس پہ کارروائی ہو رہی ہے حال ہی میں اسلام آباد سے مسٹر اشتفاق جوائنٹ سیکرٹری آئے تھے اندرجہ کے ساتھ انکا تعلق ہے ہمارے ساتھ انکی میٹنگ ہوئی تھی ہم نے کہا کہ جتنی تعداد آپنے گاؤں میں بجلی پہنچانے

کے لیئے ہمیں دی ہے اس سے ہم کیسے پرائم منسٹر صاحب کا پانچ نکاتی پروگرام پورا کر سکتے ہیں؟ اگر پورا کرنا ہے تو ہمیں تعداد بڑھانا پڑیگی تاکہ مقررہ وقت تک ہم ہر گاؤں میں بجلی پہنچا سکیں جناب والا! اسکے بعد کچی آبادی کے متعلق عرض کرونگا کہ اس پر بھی کام ہو رہا ہے ہمارا بھی یہ مسئلہ ہے بلوچستان آبادی کے لحاظ سے چھوٹا صوبہ ہے جبکہ رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے تاہم ہمارا مسئلہ کچی آبادیوں کا ضرور ہے اس سلسلے میں آپکی حکومت کارروائی کر رہی ہے فیس پاک کو انہوں نے engage کیا ہے اور اسکیم بن رہی ہے صحت کا ذکر میں کر چکا ہوں یہ بھی پانچ نکاتی پروگرام کا حصہ ہے۔ جناب والا! میں اس ایوان میں عرض کرونگا جب اس ایوان میں بجٹ پیش کیا گیا تھا جو چار سو پینسٹھ کروڑ روپے کا تھا اسمیں غیر ترقیاتی بجٹ تین سو چھتیس کروڑ روپے کا تھا ہم نے ترقیاتی پروگرام کے لیئے اے ڈی پی میں ایک سو اٹھائیس کروڑ روپے رکھے تھے۔ ساتھ ساتھ میں نے یہ نشان دہی کی تھی کہ اے ڈی پی کی ایک سو اٹھائیس کروڑ کی رقم ہم علیحدہ نہیں رکھ سکتے۔ اسکے ساتھ ہمیں سپیشل ڈویلپمنٹ فنڈ کو مد نظر رکھنا ہے جو کہ ایک سو اکیاون کروڑ روپے کی رقم کا ہے جب ان دونوں کو آپ اکٹھا کر دیں تو کل تین سو اسی کروڑ روپے کی رقم ہے ہم نے اسکو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور اے ڈی پی کو زیادہ تر سمال اسکیمز کے لیئے مختص کیا گیا ہے سمال اسکیمز بہت ضروری ہیں اسکی چند ایک شرائط ہیں جو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے ہیں ان کو پورا کرنا ضروری ہے مثلاً ایم پی اے اسکیم کے لیئے سال میں چھتیس کروڑ روپے ہم نے رکھے ہیں یہ بہت بڑی رقم ہے جب میں آپکو فگرز عرض کرونگا تو آپ محسوس کریں گے کہ کتنی بڑی رقم ہے اسمیں کیا فلسفہ تھا؟ جناب والا! وہ یہ تھا کہ ماضی میں زیادہ تر توجہ دیہی علاقوں میں دیگئی تھی جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ دیہی آبادی کی طرف زیادہ توجہ دیں جناب والا! اسطرف توجہ دینے کے لیئے ایم پی اے صاحبان سے زیادہ کون بہتر ہو سکتا ہے جن کو ان لوگوں نے ووٹ دیا وہ ان علاقوں سے منتخب ہو کر اس معزز اسمبلی میں آئے ہیں۔ دیہی لوگوں نے ان حضرات کو بھیج کر اس ایوان میں بٹھایا ہے لہٰذا ایم پی اے اسکیم کی بڑی سخت ضرورت ہے جناب والا! ایم پی اے اسکیم نہیں ایم پی اے اسکیم کا مطلب یہ ہے کہ ہم نشان دہی وہ کریں

کہ یہ میرا علاقہ ہے میں چاہتا ہوں یہاں پر واٹر سپلائی اسکیم ہو فلاں گاؤں کے لئے فارم ٹو مارکیٹ روڈ چاہیئے وغیرہ وغیرہ اب اسکے لئے حکومت کی جو شرائط ہیں وہ بہت ضروری ہیں وہ یہ کہ اسکیم بنے اسکا اسٹیمیٹ بنے اسکا پی سی ون فا فارم بنے پھر فناس ڈیپارٹمنٹ اسکے لئے فنڈز ریلیز کرے اور کام کرنے والی ایجنسی کی نشان دہی کیجائے چاہے وہ لوکل گورنمنٹ ہو سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ہو یا کوئی اور ڈیپارٹمنٹ ہو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ متعلقہ محکمہ اور ایسیکیوٹنگ ایجنسی کی نشان دہی کیجائے اس کے بعد فناس ڈیپارٹمنٹ رقم اس محکمہ کو ریلیز کرے۔ ہمارے بعض دوستوں کو اس امر میں تکلیف ہوئی ہے۔ انکو بھاگنا پڑا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں مگر جناب والا! جب ہم نے ذمہ اٹھایا ہے تو پھر یہ تکلیف کرنا پڑے گی جب ہم عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں تو ہمیں بھاگ دوڑ کرنا پڑیگا ان مرحلوں سے ہمیں گذرنا پڑیگا اسکیم اور اسٹیمیٹ بنیں گے۔ اس کے بعد متعلقہ محکمہ کی کمیٹی سے انکو اس سے پاس کروانا پڑیگا بعد ازاں پی سی ون فارم بنوانا پڑیگا۔ اور لائیننڈ ڈیپارٹمنٹ سے وہ رقم ریلیز کروانی پڑیگی اور آخرکار ترقیاتی کام شروع کیا جائیگا اگر ان میں سے کوئی بھی سٹیج کاٹنا چاہیں تو حکومت ایسا کرسکتی ہے مگر اسکے نتائج بھی ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ رقم خرد برد ہونے کا بھی اندیشہ ہو جائیگا اور پھر ہم عوام کے سامنے اس بات کے ذمہ دار ہیں اور ہمیں یہ بتانا پڑے گا کہ ہم نے یہ رقم کیسے خرچ کی اگر خدانخواستہ کسی ایم پی اے نے پیسے لیکر جیب میں ڈال لئے تو پھر کیا ہوگا اس کی ذمہ داری ہم پر آتی ہیں انفرادی طور سے بھی اور اجتماعی لحاظ سے بھی جب ہم اسکیمیں دیتے ہیں تو یہ ہماری ذاتی ذمہ داری ہوتی ہے کیونکہ ہم یہاں پر ایک خاندان کی حیثیت سے بیٹھے ہوئے ہیں اور اگر ہم نے خرابی کی پردہ پوشی کی یا کوئی ایسی ویسی بات ہوئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کر رہے ہیں۔ تو پھر ہم یقیناً عوام کے سامنے جوابدہ ہونگے جناب والا! اس سلسلہ میں یہ عرض کرونگا کہ جاری اسکیمیں بڑی اہم اور مقدس اسکیمیں ہیں اس میں ہم چھیڑ چھاڑ نہیں کرسکتے ہیں یہ اسکیمیں کب جاری ہوئیں؟ جبکہ جاری ہوئیں مارشل لاء کے دور میں جاری ہوئیں یا اس سے پہلی حکومت کے دور میں ہمیں انہیں چلانا ضروری ہے

اور اس کے لئے ہم نے ایک کثیر رقم مختص کی ہے تاکہ جاری اسکیمیں اپنے ٹائم ٹیبل کے مطابق مکمل ہو سکیں اس کے بعد ایم پی اے اسکیم ہیں جس کا میں نے ابھی ذکر کر دیا ہے کہ اس کے لئے چھتیس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اور یہ اس لئے اتنی بڑی رقم رکھی گئی ہے کہ رورل ایریا یعنی دیہی علاقوں میں زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ جناب اسپیکر صاحب آپ نوٹ فرمائیں۔ ہم کوئٹہ میں مانومنٹ (Manaument) بنا رہے ہیں۔ جس پر ہم کروڑہا روپے خرچ کر دیں یہ ہمارا مقصد نہیں ہے۔ ہمارا مقصد بلوچستان کے عوام کو خوشحال بنانا ہے لہذا اے ڈی پی میں ان اسکیموں کے لئے رقم مختص کی گئی ہے گورنر اسپیشل فنڈز ہے اس کے لئے ایک کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ سیکنڈ ڈی اے اسپیشل فنڈز ہے اس کے لئے بھی ایک کروڑ روپیہ ہے کوہلو اور بگٹی ایریا کا اسپیشل ڈیولپمنٹ پروگرام ہے جو پرانا ہے چلا آرہا ہے اس کے لئے دو کروڑ روپے پھر ویلی ڈویلپمنٹ پروگرام ہے اس میں ہم نے کئی علاقے شامل کر لئے ہیں جس میں کاکڑ خراسان موسیٰ خیل وغیرہ ہے اس کے لئے بھی دو کروڑ روپے کے علاوہ رورل ڈویلپمنٹ گرانٹ ہے جو یونین کونسل کے لئے ہے آج آپ نے پرائم منسٹر کی وہ تقریر جو آج کے اخبارات میں آئی ہے آپ نے پڑھا ہوگا اس میں انہوں نے بلدیاتی اداروں کے متعلق فرمایا ہے مگر ہمارے علاقوں کی جو آرگنائزیشن ہیں ہمیں انہیں زیادہ موثر بنانا ہے اس کے لئے ہم نے مزید پانچ کروڑ روپے کی گرانٹ رکھی ہے اس کے علاوہ ہم نے فارم ٹو مارکیٹ روڈ اٹھارہ ملین یعنی ایک کروڑ اسی لاکھ روپے۔ واپڈا ہائیڈرولوجی کے لئے ٹیوب ویل کا پروگرام چار کروڑ روپے اور جاری اسکیمیں جو ماضی میں آتی رہی ہیں ان کے لئے ایک کروڑ روپے بھی آبادی کے لئے ایک کروڑ روپے اور اس کی ریسرچ اور اسٹڈی کے لئے ایک کروڑ نوے لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جناب والا! ریسرچ اور اسٹڈی بے حد ضروری ہے مثال کے طور پر کوئٹہ ویلی میں پانی کی سطح بڑے خطرناک حد تک گر رہی ہے ایک سال میں ٹیوب ویل کا لیول ایک فٹ گر رہا ہے تو پھر بیس سال بعد کیا بنے گا؟ یہ بات ہمیں ابھی سے سوچنی ہے آپ کی حکومت نے اس کے متعلق ایک تو یہ سوچا ہے کہ اس کے لئے ایڈیشنل واٹر اسکیم تلاش کی جائے دوسری طرف بریج عزیز خان

پر حکومت ایک بہت بڑے ڈیم کے منصوبے کے متعلق سوچ رہی ہے اس پر اسٹڈی کا
ہو رہا ہے کہ یہ مختلف مقاصد کے لئے استعمال ہو تاکہ کوئٹہ ضلع کا پانی پشین ضلع کا پانی
اور کچھ قلات ضلع کا پانی اس ڈیم میں جائے گا چنانچہ یہ بہت بڑا ڈیم
بنانے کا پروگرام ہے اب سوال یہ ہے کہ اس سے کیا ہو گا؟ اس پانی کو علاقے
کی زراعت کی ترقی کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ باقی پمپ کر کے کوئٹہ لایا
جائے گا اس وقت حکومت میں کون ہو گا۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو بہتر معلوم ہے
آج جو پلان ہم بنائیں گے وہ بیس سال بعد مکمل ہو گا لہٰذا ہم نے اسے اس پروگرام
میں شامل کیا ہے اس طرح لورا لائی ڈویژن اور نصیر آباد ڈویژن کیلئے دو کروڑ
روپے اس کے علاوہ ہمارے نارن ایڈ پروگرام ہیں ان کیلئے بھی ایک کروڑ چالیس
لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اس کے علاوہ پرائم منسٹر پانچ نکاتی پروگرام ہے اس
کے لئے جیسے میں نے پہلے عرض کیا تین کروڑ نوے لاکھ روپے رکھے گئے ہیں مثلاً ایجوکیشن
دو کروڑ چالیس لاکھ روپے واٹر سپلائی اور سینیٹیشن کے لئے پچاس لاکھ روپے
اس کے علاوہ ہمارے پاس اسپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام ہے جس کا میں سرسری
ذکر کرونگا بجائے اس کے کہ مجھے اسپیکر صاحب یہ کہیں کہ اپنی تقریر مختصر کرو اس
سے پہلے ہی میں آپ کو کیوں نہ بتا دوں کہ ہمارے بڑے بڑے پروگرام اور پراجیکٹ
ہیں وہ ہم نے اے ڈی پی میں نہیں رکھتے ہیں اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم نے
بڑے بڑے پروگرام اور پراجیکٹ کو نظر انداز کر دیا ہے ایسا بالکل نہیں ہے ہم
نے انہیں اسپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام میں رکھا ہے اسپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام
میں رکھا ہے اسپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام بڑا اچھا اور نرالا پروگرام ہے اسکی ابتدا
صدر ضیاء الحق صاحب نے کی جس کا کریڈٹ انہیں جاتا ہے ہم ان کے بڑے مشکور ہیں
اس پروگرام کے تحت یہ ہوا کہ ہمارے دوست ممالک جن سے ہم درخواست کرتے ہیں
کہ اگر آپ کو ہم سے دلچسپی ہے اور آپ ہماری
مدد کرنا چاہتے ہیں تو اس پراجیکٹ کے لئے ستر فیصد آپ دے دیں باقی تیس فیصد وفاقی
حکومت دیتی ہے اس طرح سے سو فیصد ہو جاتا ہے جناب والا جیسا کہ میں نے
شروع میں عرض کیا تھا کہ ایکسو اکیاون کروڑ روپے کی رقم ایک سال

میں اسپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام پر خرچ ہوتی ہے میرے پاس تمام تفصیل موجود ہیں اگر ضرورت ہوئی تو میں پیش کرونگا میں اپنی تقریر مختصر کرنا چاہتا ہوں تاہم میں ایک دو چیزیں آپ کے نوٹس میں ضرور لانا چاہتا ہوں کہ کچھ پروگرام کافی ہیں اور بعض اچھے ہیں اور بعض میں خامیاں بھی ہیں ان خامیوں کو ہم بڑی شدت سے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن کچھ چیزیں ورثہ میں ملتی ہیں جیسے کیو ڈی اے کی اسکیمیں جن کے متعلق ذکر کیا گیا اسی طرح کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کا ذکر کیا گیا تاہم ان کے لیئے ہم کوشش کر رہے ہیں آپ دیکھیں یو ۔ کے کی گرانٹ تھی ایک سو دس ملین روپے کی کیا اچھی گرانٹ تھی ہمارے لیئے کتنی فائدہ مند تھی پھر ایک سو تیس کلو واٹ کی لائن قلعہ سیف اللہ تا ژوب کتنا عمدہ پروگرام ہے اس سے کتنی خوشحالی ہوگی کتنے گاؤں مستفید ہونگے اور اس کے علاوہ اس میں کتنے باغات آئیں گے یہ تو انشاءاللہ تعالیٰ چند سالوں میں آپ خود دیکھ لیں گے اس طرح فالزئی تا زیارت تینتیس کے وی لائن آپکے سامنے ہے جس سے بیس گاؤں کی الیکٹریفیکیشن شامل ہے پھر تینتیس کے وی لائن کشمور تا ڈیرہ بگٹی ۔ یہ میں ایک مثال دے رہا ہوں میرے پاس بڑی لمبی لسٹ موجود ہے اگر میں پڑھنا شروع کروں تو مجھے اسکے لیئے ایک گھنٹہ درکار ہے میں نہیں چاہتا کہ میں ہاؤس کا زیادہ وقت لوں ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ یہ میں سرسری طور پر بتا رہا ہوں ۔ اسطرح ایشین ڈویلپمنٹ پروگرام ہے ۔ ہمارے دوست نے مختلف شعبوں میں ہماری مدد کی ہے جیسے یو کے کا سیڈا ۔ کینیڈا ، ہالینڈ ، امریکہ ۔ کا یو ایس ایڈ کے تحت منصوبے اس طرح ہمارے اور دوست ممالک جن کا میں نام لینا بھول گیا ہوں اس کے لیئے میں معافی چاہتا ہوں تاہم انہیں ہم سے بے حد ہمدردی ہے اور وہ ہمارے ترقیاتی پروگرام کے لیئے ہمیں ایڈ دے رہے ہیں جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے ایوان کو ایک بات یہ ضرور بتاؤں گا کہ ہمیں جن دوست ممالک سے ایڈ ملتی ہے ان امداد دینے والے ممالک کی کچھ شرائط ہوتی ہیں ہمیں ان شرائط پر عمل کرنا پڑتا ہے ہمارے بعض ساتھیوں نے ریزولیشن پیش کیا ہے کہ فلاں ایڈ پروگرام بہت اچھا ہے لہٰذا سارے بلوچستان نے

میں پھیلایا جائے کہ یہ بہت اچھی بات ہے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے جیسے امداد دہندہ
ملکوں میں جرمن ہے یہ نام میں نے پہلے نہیں لیا اب یہ نام لے رہا ہوں اب جو
پروگرام ہم شروع کریں گے اسپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام میں امداد دہندہ
ملک بوجھ اٹھانے کو تیار ہے کیونکہ ستر فیصد وہ دیتے ہیں اور تیس فیصد
ہماری حکومت دیتی ہے جسطرح ہمارا میرانی ڈیم ہے اسکا بھی ذکر کرنا چاہیئے
ہمارے مکران کے نمائندے یہاں تشریف رکھتے ہیں اپیک میں یہ مسئلہ کیا ہم
نے وہاں بڑی لڑائی کی اب وفاقی حکومت کہتے ہیں کہ مسٹر پراچہ آپ جائیں۔
مثلاً فلاں جگہ جائیں ستر فیصد لے آئیں تیس فیصد ہم دیں گے آپ ہمارے
جو امداد دھندہ ممالک ہیں بڑے اچھے ہیں الن لن دوست ہیں ہم کوشش
کر رہے ہیں کہ وہ کسی طریقہ سے ہمیں ستر فیصد دینے پر راضی ہو جائیں
اور پھر وفاقی حکومت ہمیں تیس فیصد دے گی تو یہ کام شروع ہو جائیں گے
اس کے لیئے میں باہر نہیں جا سکا جام صاحب نے اجازت بھی دی تھی ۔
بحکم اسپیکر حذف کیا گیا ۔ مجھے جام صاحب نے روک لیا ہے کیونکہ اسمبلی
کا اجلاس آیا تھا ہم جا کر ان کو مدعو کریں گے کہ آ کر ہمارے منصوبے
دیکھیں میرانی ڈیم کے لیئے جب مو تقر ہو گا میں جاؤں گا اور ہم وہاں
پر امداد کے لیئے بات چیت کریں گے اس کے علاوہ سینڈک کا منصوبہ ہے
ہمارے ساتھی عبدالمجید صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ ان کے علاقے میں
ہے سینڈک سے کاپر نکلے گا کاپر ایسی دھات ہے جس کی قیمتیں بڑھتی
گھٹتی رہتی ہیں اب جو کاپر پیدا کرنے والے بڑے ملک ہیں ان میں
زمبیا ہے امریکہ خود ہے اور اس وقت اس کی قیمت میں بحران ہے قیمتیں
کم ہے جب قیمتیں کم ہو جاتی ہیں تو یہ منصوبہ فیزیبل نہیں رہتا ہے اور جب قیمتیں
بڑھ جاتی ہیں تو یہ منصوبہ فیزیبل ہو جاتا ہے اس کا حل ہم نے تلاش کیا
ہے اور میں فیڈرل منسٹر صاحب کی خدمت بھی عرض کیا ہے وفاقی پلاننگ
اینڈ ڈیولپمنٹ کے وزیر صاحب کی خدمت میں بھی عرض کیا ہے کہ سٹرکچر
(STRUCTURE) کے جو پیسے ہیں جس پر ایک سو آٹھ کروڑ روپے کی لاگت

آتی ہے یہ ہمارے اس پراجیکٹ میں نہ ڈالیں آپ اس منصوبے کی لاگت کے پیسے کس کھاتے میں ڈال رہے ہیں اب آپ اس پراجیکٹ سے یہ ۱۰۸ کروڑ روپے نکال دیں اس کو آپ سپیشل ڈویلپمنٹ کے پروگرام میں لے جائیں یا آپ اضافی رقم بطور امداد دے دیں تو اس منصوبے پر کام ہو سکے گا اور ہم اسے سپیشل ڈویلپمنٹ کے پروگرام میں لے جائیں گی۔ تو پھر یہ پراجیکٹ فیزیبل ہے جناب والا میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ منصوبہ ہمارے لئے بہت ضروری ہے یہ ایک نہایت پسماندہ علاقہ میں واقع ہے۔ دوسرا یہ کہ ہم نے یہ ہنر سیکھنا ہے جب ہم انڈسٹریل سوسائٹی میں جائیں گے جب بھی جائیں یہ ہنر ہمارے پاس ہوگا اور کام آئیگا اور جب بھی ہم اس شعبہ پر کام کریں گے انتہائی فائدہ مند ہوگا ہم کاپر مائننگ سیکھیں گے اور کاپر کی سملٹنگ سیکھیں گے اور کل ہم اس پر مزید ترقی کر سکتے ہیں جناب اسپیکر ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں میں نے اپنی تقریر کو بہت مختصر کیا ہے ورنہ مجھے بہت زیادہ وقت درکار تھا امید ہے ایوان کو بہت سی معلومات حاصل ہوگئی ہونگی اور ذاتی طور پر کوئی میرا کھائی معزز رکن مزید معلومات حاصل کرنا چاہیئے تو میری خدمات حاضر ہیں۔ شکریہ۔ (تالیاں)

مسٹر اسپیکر

اور کوئی صاحب تقریر کرنا چاہیں گے ؟

میر عبدالنبی جمالی وزیر کھیل وثقافت

جناب والا میں آپ کا بہت تھوڑا وقت لوں گا جو میرے پاس محکمے ہیں میں ان کے متعلق آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرونگا جناب آپ کے توسط سے میں عوام کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان کے لئے کیا کچھ کیا ہے اور اس سے میرے معزز ممبران اور ایوان کے ساتھیوں کو بھی آگاہی ہو جائیگی۔ جناب والا میرے ساتھ ڈیولپمنٹ کے پروگرام تو نہیں ہیں بلکہ میرے پاس وہ پروگرام ہیں جو بلوچستان کے عوام کے لئے بہت مفید

ہیں جیسے ہی یہ ہاؤس بنا ہے اور ہم ممبر بن کر آئے ہیں تو میں یہ عرض کرونگا کہ پہلا مطالبہ
آپ ہی کا تھا کہ لورالائی اور ژوب کے علاقے پر مشتمل ایک نیا ڈویژن بنایا جائے
اور زیادہ ڈویژن بنائے جائیں تاکہ لوگوں کو سہولت ہو کیونکہ بلوچستان
کا بہت بڑا وسیع علاقہ ہے اور لوگوں کو انتظامی معاملات میں اور انصاف کے حصول
میں بہت دیر لگتی ہے اور ساتھ ہی ترقیاتی کاموں میں دیر لگتی ہے اس کو مد
نظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ صاحب آپ نے اور اس ہاؤس نے مل کر بلوچستان
میں دو نئے ڈویژن قائم کئے ہیں جو میں سمجھتا ہوں اس حکومت کا بہت بڑا
کارنامہ ہے (تالیاں) جناب والا یہ حکومت پبلک کے ہر اس کام میں کوئی
کوتاہی نہیں برت رہی ہے جس کام میں پبلک کو فائدہ ہو اور ایک کمشنر
لورالائی مقرر ہو چکا ہے سبی ڈویژن کا بھی کمشنر ہے اور آپ کے مشورہ سے مزید
اضلاع اور ڈویژن کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے اور حکومت
غور کر رہی ہے انشاءاللہ اپنی پبلک کو ضرورت کے مطابق ضلع اور سب ڈویژن
مہیا کریں گے جن سے عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولت ہوگی اس کے ساتھ ساتھ
ریونیو یعنی مال کا محکمہ بھی میرے پاس ہے ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت بڑا
کارنامہ سرانجام دیا ہے جو اس ہاؤس کو ہدایت پر تھا کہ پٹ فیڈر کی زمین
کی مالیت تیرہ سو روپے فی ایکڑ سے گھٹا کر تین سو پچاس روپے فی ایکڑ مقرر
کر دی ہے یہ قیمت اس لئے مقرر کی گئی کہ یہ وہاں کے لوگوں کی التجا تھی
اور یہاں ہمارے ممبران کا بھی مطالبہ تھا اور وزیر اعلیٰ صاحب کی
ہدایت سے آپ کے توسط سے ایک کمیٹی بنی اور اس کمیٹی نے زمین کی
قیمت تیرہ سو روپے سے گھٹا کر تین سو پچاس روپے مقرر کر دی۔ میں یہ
سمجھتا ہوں یہ ہاؤس کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے میں واضح طور پر بتا دینا
چاہتا ہوں کہ اس سے حکومت کو پندرہ کروڑ روپے کا نقصان ہوا لیکن چونکہ لوگوں
کے لئے یہ ایک بہت بڑا کارنامہ تھا اور فائدہ عوام کو پہنچ سکتا تھا تو اس حکومت
نے لوگوں اور عوام کے فائدے کو مدنظر رکھا اور پیسوں کو ٹھکرا دیا۔

جناب اسپیکر ساتھ ساتھ سپورٹس بھی میرا محکمہ ہے سپورٹس کے سلسلے میں
آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ یہ کہتے تھے کہ بلوچستان کے لوگ اس کے اہل نہیں ہیں

یہاں کھلاڑی نہیں ہیں اور بلوچستان کے لوگ اتنے اہل نہیں کہ نیشنل گیمز کرا سکیں اور سپورٹس کو ترقی دے سکیں آپ نے اس ہاؤس کی مہربانی سے اور وزیراعلیٰ صاحب کی مہربانی سے دیکھا ہوگا کہ ہم نے سینہ سپر ہو کر کہا کہ ہم گیمز کرا کر دکھائیں گے جو اس حکومت کا کارنامہ تھا چالیس سال بعد یہ اعزاز موجودہ حکومت کو حاصل ہوا اور پبلک کی حمایت سے مل کر اس عوامی حکومت کو ملا اس پر کافی خرچ بھی ہوا ہے اور جب میں نے جام صاحب کو یہ عرض کیا کہ ہمیں تو صرف بارہ لاکھ روپے اوپر سے مل رہے ہیں لقایا اڑتالیس لاکھ روپے اس پر خرچ ہوگا کہ ہم یہ کہاں سے لائیں گے تو جام صاحب نے فرمایا کہ یہ بلوچستان کی عزت کا سوال ہے لوگوں کی عزت کا سوال ہے ہم نے ایک دفعہ ہاں کہہ دیا ہے اب پیچھے نہیں ہٹیں گے اور یہ ثابت کر دکھائیں گے کہ بلوچستان کے لوگ اہل ہیں اور یہ گیمز کرا کر دکھائیں گے تو انہوں نے بقیہ رقم کا انتظام بھی کرایا یعنی نیشنل گیمز بلوچستان میں ہوئیں جیسا کہ آپ کو پتہ ہے پہلے سپورٹس کا بجٹ صرف چھ لاکھ روپے تھا اس ہاؤس کی مدد سے اس حکومت نے پچیس لاکھ روپے مختلف اضلاع میں تقسیم کئے جو قابل ذکر بات ہے اور اٹھارہ لاکھ روپے کوئٹہ کے لئے رکھے گئے ہیں اور میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک چھوٹا کارنامہ ہے ایک بہت بڑا کارنامہ ہے اس کے علاوہ ہمارے صوبہ کے ڈی آئی جی صاحب بطور چیف ڈیلیگیشن

کے ملک سے باہر گئے اس کے بعد ہر ضلع میں ایک سپورٹس افسر اور سپورٹس ڈائریکٹر قائم کرنے کا ارادہ ہے اور انشاء اللہ وہ جلد قائم ہو جائیں گے نیز ہر ضلع کے لیول پر ہم سپورٹس دفتر قائم کریں گے اور اپنے عوام اور بچوں کے لئے ہر سہولت مہیا کریں گے تاکہ ہمارے بچوں کی صحت اچھی ہو اور وہ دیگر خرابیوں سے بچ سکیں جناب والا! فیڈرل گورنمنٹ نے مجھے سوال بھیجا جس کے متعلق میں نے واپس آ کر بیانات بھی دیئے اور اس کے بعد میں اس کی تفصیلی رپورٹ فیڈرل حکومت کو بھجواؤں گا اور اس کے بارے میں اب زیادہ عرض نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وقت کم ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ ہم بلوچستان کا حق لے کر رہیں گے

اور بلوچستان کے کھلاڑیوں کو آگے لائیں گے اور انشاء اللہ ہماری یہ کوشش رہے گی آپکی دعا اور اس ہاؤس کی مدد میرے ساتھ رہے گی جو ہمارے کھلاڑیوں اور عوام کے لئے بہتر ہوگا نیشنل گیمز میں پاکستان بھر کی ٹیمیں تھیں میں آپ کو بتاؤں پورے پاکستان کی ٹیموں میں سبی ڈویژن نے اور قلات ڈویژن فائینل میں پہنچے اور میچ کھیلا یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے بلوچستان کے لیے کہ دوسرے صوبوں کی ٹیموں کو ہرا کر وہ آپس میں کھیلیں اس کے ساتھ ساتھ ٹورزم میں ہم نے بہت کچھ کیا ہے ہمیں نئے دو ریسٹ ہاؤس ملے ہیں ایک حب میں بن رہا ہے اور ایک تفتان کے لئے ہے یہ بھی اسی حکومت کا ایک بڑا کارنامہ ہے پہلے جب بھی ٹورسٹ باہر سے آتے تھے ان کے لئے کوئی سہولت نہیں ہوتی تھی وہ ٹینٹس میں یا اپنی گاڑیوں میں رہتے تھے اور اس سے بہت بڑا اثر پڑتا تھا کہ ہم جب پاکستان میں داخل ہوتے ہیں تو ہمیں کوئی ریسٹ ہاؤس نہیں ملا اس کے لئے میں کوشش کر رہا ہوں ایک تو بن رہا ہے ایک کے پیسے آرہے ہیں۔ انشاء اللہ چمن اور تفتان میں ریسٹ ہاؤس بنائے جائیں گے۔ جناب والا! ساتھ ہی ساتھ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ بھی میرے پاس ہے اسکے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ غزہ بند پر بوسٹر لگ چکا ہے اسکے علاوہ مستونگ والا بوسٹر بھی ہم نے مزید اونچا کر دیا ہے تاکہ مزید وسیع تر علاقہ ٹی وی کی نشریات سے مستفید ہو سکے لورالائی کے بوسٹر کے لئے میرے خیال میں ایک دو مہینوں میں کام شروع ہو جائیگا اس طرح لورالائی ڈویژن میں لوگ ٹی وی کی نشریات دیکھ سکیں گے اسکے علاوہ ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ بلوچستان کے اور علاقوں میں بھی ٹی وی بوسٹر لگائے جائیں اور لوگوں کو ٹی وی دیکھنے کی سہولت مہیا کیا جائے میں نے اپنی گزارشات ان الفاظ میں پیش کی ہیں کہ حکومت پبلک کے لئے کیا کرنا چاہتی ہے اور ترقیات کے سلسلے میں ہمارا کیا ارادہ ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ ہمارا آئندہ کیا پروگرام ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں جناب والا میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپنے مجھے وقت دیا۔ اسکے ساتھ آپکا شکریہ ادا کرتے ہوئے گزارش کرتا ہوں کہ ہاؤس کو ایڈجرن کر دیں۔ کھانے کا وقت بھی ہے اور آپ کو بھی فٹبال

پیچ کی تیاریاں کرنا ہوگی۔

مسٹر ارجن داس بگٹی

مسٹر اسپیکر! میں آپکی اجازت سے اس مقدس ایوان کے چند منٹ لینا چاہتا ہوں جناب والا! میں جام میر غلام قادر خان کی اس پرخلوص تقریر کو سراہتا ہوا ورنظر عزت سے دیکھتا ہوں۔ انکے صوبہ بلوچستان کے عوام کو بلا امتیاز خوشحال کرنے کے جذبات جیسا کہ انہوں نے ابھی ابھی فرمایا کو سن کر یقیناً تمام ممبران کو حوصلہ ملتاہے میں ان کے ان تاثرات کے لئے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ ہم سب کا مقدس فرض اوّلین ہے کہ ہم سب مل جل کر اپنے عوام کی بہبودی کی کوشش کریں اور عوام کی مناسب تکالیف دور کریں اورانہیں باوقار زندگی میسر کریں اور انہیں غربت جیسی تکلیف سے بچائیں اور دو وقت کی روٹی بہ آسانی مہیا کرنے پہ عمل کر کے جہالت سے نکال کر علم کی طرف لائیں جناب والا! یہ ہمارا آئنہ اور ہمارا فرض ہے اور اس میں ہمارا فرض پورا ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے ہمیں ودیعت ہوا ہے۔ یہی انسانی خدمات اور عوامی بہبود کے جذبات جمہوریت کا طرہ امتیاز ہیں یہی جمہوریت کی طلب ہے یہ جو ہمارئ زندگی کا ایک مختصر سا وقت ملا ہے یہی امنگیں رکھتا ہے خدا کرے جمہوریت ہمارا مقدر بنے۔ جناب اسپیکر! جب اپنے عوام کی خدمت اور تکالیف کے سدباب کی بات چلی ہے تو میں اس مقدس ایوان کے طفیل چند گذارشات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا! شاید آپکو علم ہوگا کہ یہاں کوئٹہ جو بلوچستان کا دارالحکومت ہے میں اختر محمد روڈ پر کچھی محلہ میں ایک کثیر ہندو آبادی رہتی ہے بارش جو رحمت کا باعث ہے مگر انکے کے لئے شامت بن کر آتی ہے کیونکہ وہاں پانی کا نکاس کا کوئی انتظام نہیں ہے ہمارے اس مسئلہ کی طرف کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کو لتوجہ دینا چاہیئے۔ میری دوسری گذارش اس معزز ایوان میں یہ ہے کہ کوئٹہ میں ہمارے ہندو بالمیک بھائیوں کو قبرستان کا پلاٹ مہیا نہیں ہے ایک پاکستانی شہری ہونے کے ناطے جب اسے باعزت زندگی گزارنے کا حق ہے تو اسے بعد از مرگ بھی اسی سرزمین میں دفن ہونے کا حق حاصل ہے پھر

لہذا اس تکلیف کو بھی دور کرنا ہمارا فرض ہے جناب والا ہمارے بلوچستان کی ہندو
اقلیت کا ایک اہم مسئلہ اوقاف کا ہے جس کا تعلق فیڈرل گورنمنٹ سے ہے کوئٹہ
میں ایک موجود عمارت عجائب گھر کے نام سے موسوم ہے جو ہماری ایک عبادت گاہ
ہوتی تھی براہ مہربانی یہ عمارت ہماری ضروریات کی بنا پر ہمیں واگزار کی جائے
جناب اسپیکر! آخر میں بالخصوص کے تمام عوام اور پاکستان کی اقلیتوں کی
بالعموم ترقی کے لیئے دعا کرتا ہوں

مسٹر اسپیکر۔

میں جناب وزیر اعلیٰ، وزراء صاحبان، اور اراکین اسمبلی کا مشکور ہوں کہ انہوں
نے اسمبلی کے اجلاس کے دوران تمام کارروائی کی خوش اسلوبی سے انجام دہی کے سلسلہ
میں مکمل تعاون کیا مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی مجھے آپ سب کا بھرپور تعاون حاصل رہے
گا میں پریس والوں کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کی کارروائی کی رپورٹنگ
بڑی غیر جانبداری سے کی اور تمام خبروں کو صحیح انداز میں شائع کیا اور میں توقع رکھتا
ہوں کہ وہ آئندہ بھی بھرپور تعاون جاری رکھیں گے۔ شکریہ۔
معزز اراکین! اب سیکرٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم پڑھکر سنائیں گے۔

(Mr. Akhtar Hussain Khan,)
Secretary Assembly.

" In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, General (Rtd) Muhammad Musa, H.J., Governor of Baluchistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Baluchistan, with immediate effect".

مسٹر اسپیکر۔

اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
(ایک بجکر دس منٹ، بعد دوپہر، اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہوگیا)